کہانی لباس کی

تالیف:

هناء الصنيع

ترجمہ:

سیف الرحمن تیمی

شفاء اللہ الیاس تیمی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنزل علينا لباسا يواري سوءاتنا، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه القائل: ((الحياء شعبة من الإيمان))۔

تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے لئے ایسے لباس پیدا فرمائے جن سے ہم ستر پوشی کرتے ہیں 'اور درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی محمد اوران کے آل واصحاب پر جنہوں نے فرمایا:(حیاء ایمان کاایک حصہ ہے)۔

میری پیاری بہن:

آیئے ہم ایک نئے انداز میں لباسِ عریاں کے بارے میں بات کریں تاکہ ہمارے ایمان میں جدت وتازگی آئے 'فقہی اختلافات سے صرف نظر ہم محض حیاء داری کی باتیں کریں تاکہ غفلت زدہ دلوں کو زندگی مل سکے ' اس نیک خاتون کو سہارامل سکے جس کے پاؤں لغزش کھاگئے 'اس پاک طینت لڑکی کو عروج مل سکے جس کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت توضرور ہے لیکن فیشن کی چاہت اور دوستوں کی صحبت نے اسے راہ راست سے منحرف کرر کھاہے۔

یوں تو اس کتاب میں ہماری گفتگو کاموضوع وہ خواتین ہیں جو عورتوں کے بیچ بے پردگی کامظاہرہ کرتی ہیں'تاہم اس خطاب میں وہ عورتیں بدرجہ اولی شامل ہیں جو مردوں کے سامنے بھی عریاں لباسیں زیب تن کئے رہنے سے باز نہیں رہتیں' اس کی زیادہ مذمت اور سخت نکیر ہونی چاہئے 'انہیں اللہ کاخوف کھانا چاہئے۔

لیکن سمجھناچاہئے کہ یہ دراصل شیطان کا حربہ ہے کہ وہ پہلے تو عورت کو عورت کے بیچ عریاں کرتا ہے' پھر اس کے بعد اس سے بھی زیادہ خطرناک مرحلہ تک پہنچادیتاہے'لیکن ہم نے پہلے مرحلہ پر زور دیاہے تاکہ اس کے بعد کے جو فساد انگیز شیطانی مراحل ہوتے ہیں'ان کے نوبت ہی نہ آسکے۔

میری پیاری بہن ہم آپ کی راہِ حیات میں ایسے رہنما منارے نصب کرنے جا رہے ہیں جن کی روشنی میں آپ اسلامی تہذیب کا سفر طے کر سکیں گی اور جاہلیت کے ننگے پن سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو پائیں گی... ہم آپ کی نگاہوں کو خوش آمدید کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لکھے ہوئے سطور سے ہم آغوش ہوں... کتاب کی ورق گردانی سے آپ کے انفاس کو حرارت ملے.. یہ کتاب آپ کے لئے ایک گلدستہ ہے، جس کی خوشی اسی میں ہے کہ وہ آپ کے قریب رہے... جس کی آرزو ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے لئے آغازِ انقلاب ثابت ہو۔

هناء الصنيع

ریاض-۱۴۳۰ھ

لباس کی کہانی

پرانے زمانے میں.....جو لباس ہوا کرتے تھے وہ جسم کو ڈھکتے تھے' لمبے عرصے تک لوگ اسی قسم کے لباسوں کے عادی تھے اور ان سے خوش بھی۔

اچانک کیا ہوا...!

ان لباسوں پر دشمن حملہ آور ہوگئے... شیطان اور لباس کے درمیان گھمسان کی جنگیں ہوئیں' ایک طویل مدت تک معرکہ آرائی ہوتی رہی اور لباس پوری قوت کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرتا رہا... لیکن اس کے دشمن یک جٹ ہوگئے اور مل جل کر یکبارگی اس پر ٹوٹ پڑے ...اسے اوپر سے کتر دیا' شیطانی پنجوں نے نچلے حصہ کو بھی نوچ ڈالا.. لباس زمیں بوس ہوگیا..اس سے حیاء کے لہو پھوٹنے لگے ..لباس اپنے آپ پر آہ وفغاں کرنے لگا' اس کے اپنانے والے بھی اس کی یہ حالت دیکھ کر قابو نہ پا سکے اور رو پڑے کہ بجائے اس کے کہ کپڑے جسم کو چھپائیں' جسم ہی کپڑوں کو ڈھکنے لگے..

عریانیت کی تاریک رات میں سرکش شیطان کے پنجے چمک اٹھے' اس کے قہقہے سے ایسی خوفناک صدائے بازگشت پیدا ہوئی کہ باپردہ لباسوں کے دلدادگان اور باحیا و باصفا لوگوں کے دل اس کے شور سے تل ملا گئے..وہ اس بلاء کو ٹالنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے...ایک بار پھر نئے سرے سے جنگ چل پڑی....دونوں طرف سے نئی ٹکنالوجی کے اسباب اور ابلاغ کے مختلف ذرائع استعمال کئے گئے' ان میں ایک ذریعہ یہ بھی اپنایا گیا کہ کتابیں تالیف کی گئی' عریانیت کے خلاف کی جانے والی اس جنگ میں یہ کتاب بھی ایک فوج کی حیثیت رکھتی ہے جو محترم لوگوں کی صف میں کھڑا ہو کر عزت واحترام کا دفاع کرتی ہے...اور یہ امید کرتی ہے کہ آپ بھی اس کے ساتھ مثبت اقدام کریں گے..اسے یہ تو نہیں پتا کہ آپ کی جھولی میں حیاء وصفا کی مدد کے لئے کتنی طاقت و قوت ہے... لیکن اسے یہ ضرور معلوم ہے کہ آپ کے دل میں ایمان کی جو جوت جلتی ہے وہ یہ طے کرے گی کہ آپ کس فریق کے ہمراہ اس جنگ میں اپنی شرکت درج کریں گے...؟

فطرت کی آواز

کسی عرب ملک کی ایک بیس سالہ دوشیزہ نے مجھ سے کہا کہ وہ ہدایت واستقامت سے سرفراز ہونے سے قبل ساحل سمندر پر بیکنی پہنا کرتی تھی جس کی وجہ سے اسے دل میں ایک قسم کی تنگی اور جسم پر حرارت وسوزش محسوس ہوا کرتی تھی، حالانکہ اس کی والدہ بھی یہ ڈریس پہنا کرتی تھی اور ان کے اہل خانہ کے لئے یہ ایک عام سی بات تھی، اس کی پرورش اسی ماحول میں ہوئی لیکن وہ کبھی اپنی اس صورت حال سے مطمئن نہ رہی، تاہم اس وقت وہ نماز کی بھی پابند نہ تھی۔

اپنی ماضی پر حسرت وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس نے بڑے کرب کے ساتھ مجھ سے یہ بات کی اور یہ آرزو ظاہر کی کہ اللہ اسی کی طرح اس کے والدہ کو بھی حق وراستی کی ہدایت دے۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ اس دوشیزہ کو اپنے جسم پر جو حرارت وسوزش محسوس ہوتی تھی اس کی وجہ کیا رہی ہوگی؟ آخر کیوں سمندر کے ساحل پر بیکنی پہن کر دھوپ خوری کرتے ہوئے اس کا دل مطمئن نہیں رہا کرتا تھا جب کہ اس کے اہل خانہ اس بات سے خوش بھی تھے؟

یقینا یہ انسانی نفس کی گہرائی سے اٹھنے والی اندرونی نداء ہے، یہ فطرت سلیمہ کی آواز ہے جسے قرآن نے لباس اور ستر پوشی کے ابتدائی مرحلہ کو بیان کرتے ہوئے یوں ذکر کیا ہے: ﴿فَدَلَّىٰهُمَا بِغُرُورٍۚ فَلَمَّا ذَاقَا ٱلشَّجَرَةَ بَدَتۡ لَهُمَا سَوۡءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفَانِ عَلَيۡهِمَا مِن وَرَقِ ٱلۡجَنَّةِۖ وَنَادَىٰهُمَا رَبُّهُمَآ أَلَمۡ أَنۡهَكُمَا عَن تِلۡكُمَا ٱلشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَآ إِنَّ ٱلشَّيۡطَٰنَ لَكُمَا عَدُوّٞ مُّبِينٞ ٢٢﴾ [سورة الأعراف:22].

ترجمہ: سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا، پس ان دونوں نے جب درخت کو چکھا دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہوگئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ کر رکھنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہ چکا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے؟

میری عزیزہ!

کیوں آدم اور حواء اپنے جسم پر جنت کے پتے توڑ کر رکھنے لگے اور اپنی شرمگاہیں کیوں چھپانے لگے؟

کیا کوئی شرعی پابندی تھی؟ یا اس کی اور بھی کوئی وجہ تھی؟

یقینا یہ حیا ہی تھی' یہ انسان کی وہ فطرت تھی جو شریعت کی پاسداری کے حکم سے قبل اس کے اندر ودیعت کی گئی تھی... یہی وہ چیز ہے جو اس حقیقت سے پردہ اٹھاتی ہے کہ آخر کیوں سلیم الفطرت خواتین جب بے پردہ لباس زیب تن کرتی ہیں تو انہیں بے اطمنانی اور تنگ دلی محسوس ہوتی ہے' بر خلاف ان عورتوں کے جن کی فطرت ہی الٹ دی گئی ہو جس کے نتیجے میں ان کے نزدیک حسن وقبح کا معیار بھی پلٹ گیا ہو' حیاء میں انہیں بدنمائی نظر آتی ہو اور عریانیت میں خوبصورتی دکھتی ہے!!

ہم آدم اور حواء علیہما السلام کی بات کر رہے تھے' شیطان نے ایسی کون سی سازش اور چال اختیار کی کہ انہیں ایک دوسرے کے سامنے بے لباس کر دیا اور انہیں جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہو گیا' در اصل آدم اور حواء کا یہ قصہ اولاد آدم اور دختران حواء کے ساتھ روزانہ دہرایا جاتا ہے... ان کے ساتھ یہ واقع پیش آیا کہ جب شیطان نے انہیں عریاں کر دیا تو (وہ جنت کے پتے جمع کرنے لگے' انہیں باہم جوڑ کر پتیوں کی اس لڑی سے اپنی شرمگاہیں ڈھکنے لگے' اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جسم میں پردہ کرنے کے جو مقامات ہے' ان کی بے پردگی سے انسان فطری طور پر شرمندگی محسوس کرتا ہے' اگر ان جگہوں کو عریاں اور بے پردہ رکھا جانے لگے تو سمجھ لیا جائے کہ یہ فطرت ہی بگڑ گئی ہے جو کہ دور جاہلیت کی پہچان ہے)[1] ۔ ابلیس اور انسانی شیاطین میں سے اس کے کارندے ٹی وی چینلز وغیرہ پر عریانیت وفحاشی کا یہ کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔

[1] فی ظلال القرآن: 3/1269

بے شک وہ لوگ جو جسم کو بے پردہ کرنے، نفس کو تقوی سے عاری اور اللہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کے سامنے بھی حیاء وعار سے تہی داماں کر دینے کی کوشش کرتے ہیں، جو زبان و قلم اور ابلاغ واعلام کے تمام تر وسائل کی مختلف خبیثانہ شکلوں اور متنوع شیطانی طریقوں کو اسی کوشش کے لئے مسخر کرتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ انسان سے اس کی فطری خصوصیات سلب کر لی جائیں، اسے ان تمام انسانی اوصاف سے محروم کر دیا جائے جن کے خمیر سے وہ انسان بنا تھا، وہ چاہتے ہیں کہ انسان کے ایمان واسلام کو اس کے دشمن شیطان کے ہاتھوں یرغمال کر دیا جائے اور اسے شیطان کے ان ناپاک ارادوں کا شکار بنادیا جائے جن کے ذریعہ وہ اس کے لباس کو تار تار کر کے اسے دنیاوالوں کے سامنے برپردہ اور برہنہ کر دے۔

عریانیت حیوانی فطرت ہے، انسان جب اس فطرت کو اپنانا چاہتا ہے تو وہ انسانیت کے رتبہ سے نیچے گر جاتا ہے، بے پردگی وعریانیت کو خوبصورتی کا نام دینا قطعی طور پر انسانی مزاج اور ذوق سے متصادم ہے، افریقہ کے وسطی علاقوں میں پسماندگی کے شکار لوگ ننگا رہا کرتے تھے۔

جب اسلام اپنی تہذیب وثقافت کے ساتھ ان علاقوں تک پہنچا تو اسلامی تہذیب کا سب سے پہلا مظہر یہ نمایاں ہوا کہ انہیں پردہ اور لباس دیا گیا!

کچھ ذرائع ابلاغ، صحافی اور مقررین اپنی پوری قوت اس مشن پر صرف کر رہے ہیں کہ انسانی نفوس کو حیاء وصفا اور تقوی وخشیت سے عاری کر دیا جائے، یہ کوئی ترقی اور ثقافت نہیں جیسا کہ ٹریننگ یافتہ گندی پالیسی کے حاملین ان شیطانی وسائل کے ذریعہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے، بلکہ یہ جاہلیت کی بازگشت اور اس کو دوبارہ زندہ کرنے کے ہم معنی ہے[1]۔

---

[1] فی ظلال القرآن: 1275:3

عریانیت کی تباہ کاریاں

۱- بے دین اور بے حیاء کافرہ وفاجرہ خواتین کی مشابہت اختیار کرنا: یہ برہنہ لباسیں اسلامی خواتین کے لباس نہیں ہیں، بلکہ انہیں مغرب کے فیشن ڈیزائننگ ہاؤس میں اس مقصد سے تیار کیا گیا ہے کہ ان کو نشر کرکے فتنے برپا کئے جائیں، جذبات بھڑکائے جائیں اور فساد وبگاڑ پیدا کیا جائے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ اسی میں سے ہے))[1]۔

۲- بد نظری اور حسد: جب خاتون ذکر الٰہی سے دور گناہوں میں لت پت رہتی ہے تو انسانوں اور جناتوں میں سے جو اس کے دشمن ہوتے ہیں، وہ بہ آسانی سے اس پر غلبہ پالیتے اور اسے اذیت وتکلیف پہنچانے لگتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بیشتر خواتین کو شادی کی محفلوں میں نظر بد لگ جاتی اور حسد لاحق ہو جاتا ہے، اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جو اس پر نگاہ بد رکھتی اور اس سے حسد کرتی ہے، وہ اس کے جسم کے فتنہ انگیز مقامات پر اپنی نظر بد ڈالنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، دونوں ہی ایک دوسرے کے تئیں دل ہی دل میں یہ تمنا کررہی ہوتی ہیں کہ اس کی نعمت وآرائش چھن جائیں اور وہ لٹ جائے، انجام کار اس محفل کے ختم ہوتے ہی اس کا چہرا مرجھا جاتا اور وہ بیمار پڑ جاتی ہے۔

۳- تہمت اور بد گمانی: جو عورت بے پردگی اور عریانیت کا مظاہرہ کرتی ہے، لوگ اسے عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے، بلکہ اس کے بارے میں بد گمانی رکھتے ہیں، بسا أوقات اس کے اوپر بدکرداری کی تہمت لگ جاتی ہے اور اس کے تئیں بہت سی بے بنیاد باتیں گڑھ لی جاتی ہیں، یقینا سلامتی اور عزت نفس کا کوئی مول نہیں۔

۴- عریانیت کی دعوت: جو خاتون عریانیت کی خوگر ہوتی ہے اور عورتوں کے سامنے بے پردہ لباسیں زیب تن کئے رہتی ہیں، وہ ایک بری سنت کو رواج دے رہی ہیں، نبی ﷺ کا فرمان ہے: ((جس نے

---

[1] اسے امام احمد اور أبو داود نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

اسلام میں کوئی بری سنت ایجاد کی' اس کا گناہ اس کے اوپر ہے' اور جو شخص بھی اس پر عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اس کے اوپر ہو گا' اور دونوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ کی جائے گی))[1] ۔

۵- جسمانی حملوں اور جنسی استحصال کا شکار ہونا: شادی وغیرہ کی محفلوں میں اگر کوئی عورت اپنے حسن کی نمائش کرتی ہے اور کسی مرد کی گندی نگاہ اس پر پڑ جاتی ہے تو اسے اس طرح کے جنسی حملوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

۶- طلاق کی وجہ سے گھر کی تباہی اور اولاد کا بکھراؤ: بسا اوقات عورت اس بات سے غافل رہتی ہے کہ اس کے خلاف کیا سازش رچی جا رہی ہے' وہ ان عریاں لباسوں کو زیب تن کر کے رقص و سرود میں مست ہو جاتی ہے اور پوری طرح بے فکر رہتی ہے کہ وہ تو عورتوں کے بیچ میں ہے اسے کوئی مرد نہیں دیکھ رہا ہے' اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی ہر چھوٹی بڑی حرکت کیمرے کی آنکھ میں رکارڈ ہو رہی ہے' پھر اچانک اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کی فلم بنا کر انٹرنیٹ پر نشر کر دی گئی ہے' یا اسے نوجوانوں کے ہاتھوں فروخت کیا جا رہا ہے' انجام بڑا دردناک ثابت ہوتا ہے اور ایک معزز اور محترم گھر برباد ہونے لگتا ہے' جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ لباس میں اس طرح کی زیادتیاں کی جاتی ہیں۔

۷- اللہ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرنا: جب عورتیں ایک دوسرے کے سامنے اپنے محاسن کی نمائش کرتی ہیں تو اس سے ایک دوسرے کے جذبات بھڑکتے ہیں' بہ طور انجام بہت سے غلط تعلقات پیدا ہوتے ہیں' جس کی سب سے ادنی ترین مثال یہ ہے کہ: خود پسندی جنم لیتی ہے' جسے علماء نے حرام قرار دیا ہے' اور اس کی سب سے خطرناک شکل ہم جنس پرستی ہے)[2] ۔

---

[1] اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے

[2] پمفلیٹ: (خواتین کی محفلوں میں عورتوں کے لباس) مدار الوطن للنشر والتوزیع

یقینی طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس سے فواحش کو رواج ملتا ہے، ہم جنس پرستی عام ہوتی اور گناہ کا چلن بڑھتا ہے جس سے اللہ کی ناراضگی ملتی اور رب تعالی دنیا وآخرت میں بے پردگی کرنے والی کو اپنے عقاب سے دوچار کرتا ہے۔

۸- محرموں کا زنا: اس کی سب سے ادنی ترین شکل ہے جنسی استحصال: اس کی سب سے بڑی وجہ ہے محارم کی فتنہ انگیز جگہوں اور محاسن کی نمائش سے نظر کی زنا کا مرتکب ہونا، جس کے سبب اپنی قریبی محارم کے تئیں بھی مرد کی شہوت بھڑک اٹھتی ہے، اگر وہ اپنی محارم سے اجتناب بھی کرے تو مجبور ہو کر وہ اپنی شہوت کو خادمہ کے ساتھ یا کسی اور جگہ پوری کرتا ہے، یا نہیں تو اس کی کوئی قریبی رشتہ دار ہی اس کی شہوت کا شکار ہو بیٹھتی ہے، بہ طور خاص کم سن اور نابالغ بچیوں کو بہ آسانی نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

۹- شرم گاہ کا ظاہر ہونا: یہ ایسی چیز ہے کہ بعض لوگ اس کی توقع بھی نہیں کرسکتے، لیکن شیطان بہ تدریج اور مرحلہ وار انسان کو عریانیت وفحاشی میں مبتلا کرتا ہے، یکبارگی نہیں، مثال کے طور پر ناف کی جگہ ہے، یہ کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ کبھی مسلم خواتین کے درمیان یہ نمائش کی چیز بن سکتی ہے! لیکن یہ ایک واقعہ ہے کے شیطان کے منصوبہ بند پلان کے تحت بہ تدریج عریانیت کا یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا، شیطان کے وہ کارندے جو فیشن ڈیزائنرس اور تاجرین کی شکل میں ظاہر ہوئے، انہوں نے عورتوں کی آنکھ میں دھول جھونک کر ان کی عقلوں سے کھلواڑ کیا اور انجام کار ان کی شرم گاہیں بھی نمائش کی چیز بن گئی۔

ایک بیس سالہ لڑکی کسی فنکشن میں گئی، وہ لوویسٹ(low waist) پہن رکھی تھی جس کی وجہ سے پیچھے سے اس کی پشت کا آخری سرا نظر آرہا تھا جب کہ سامنے سے ناف، نیز اس حال میں اس کے لئے اندرونی کپڑے بھی چھپانا ممکن نہیں تھا، کیوں کہ اس کا لوویسٹ کمر سے نہیں اس سے بھی نچلے حصہ سے شروع ہوتا تھا۔

وہ کھڑی تھی کہ اس کی کوئی چیز زمین پر گر پڑی' وہ گھٹنے کے بل جھک کر اسے لینا چاہ رہی تھی کہ اس کا پنتلون پیچھے سے داخلی ملابس کے ساتھ نکل پڑا اور سامنے بیٹھے مہمانوں کے سامنے اس کی شرمگاہیں بے پردہ ہو گئیں...!

توجہ کی بات یہ ہے کہ اس حادثہ سے اس لڑکی کو ذرا بھی بے چینی اور حیا نہ ہوئی کیوں کہ اس کے دل سے حیا دھیرے دھیرے کافور ہو چکی تھی' چنانچہ اس کے بعد عریانیت کا جو مرحلہ ہوتا ہے' وہاں پہنچنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی!

جب حیاء رخصت ہو جاتی ہے تو مصیبت اس کی جگہ آلیتی ہے

عورت کے سامنے عورت کا پردہ

جو اپنی والدہ' بہنوں یا بیٹیوں کے سامنے کپڑے بدلتے ہوئے صرف چھوٹے داخلی کپڑوں کے سوا سارے کپڑے اتار دیتی ہے اور یہ دلیل دیتی ہے کہ یہ سب تو اپنے ہی گھر کے لوگ ہیں' ان سے کیا پردہ کرنا...!

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:((مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے' عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے' نہ تو دو مرد ایک چادر میں سوئیں اور نہ ہی دو عورتیں ایک چادر میں))۔

اپنی بہنوں اور سہیلیوں اور دیگر عورتوں کے سامنے سویمنگ پول میں عریاں رہتی ہیں اور جسم پر صرف ایک نہایت ہی چھوٹے سے کپڑے کا رمز بچا رہتا ہے جسے بکنی کہتے ہیں' عموما اس کپڑے سے صرف سینہ کا کچھ حصہ اور شرمگاہ ہی چھپی رہتی ہے...!

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ((یقینا اللہ تعالی باحیا اور پردہ کرنے والا ہے' اللہ حیاء اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے' جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو ستر پوشی کرے))[1] ۔

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہی:((کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے' یعنی کہ ناف سے گھٹنے تک کے حصہ کو دیکھنا اس کے لئے جائز نہیں' مثلا اگر کوئی عورت قضائے حاجت کی حالت میں ہو تو کسی عورت کے لئے اس کی طرف دیکھنا درست نہیں تا کہ شرمگاہ پر نظر نہ پڑے' ہاں ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے کا حصہ اگر عورت کسی دوسری عورت کے سامنے کسی وجہ سے کھولتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلا مٹی پانی سے گزرتے ہوئے پنڈلی سے پائچے اٹھالے ' پنڈلی دھونا چاہے اور اس کے پاس کوئی اور عورت بھی ہو تو کوئی حرج نہیں' عورتوں کے سامنے بچہ کو

---

[1] اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے-کتاب الحمام: باب النہی عن التعری

دودھ پلانے کے لئے چھاتی کھولنی پڑے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں‘لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے جیسا کہ کچھ نادان عورتیں سمجھتی ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں وہ کپڑا پہنیں جو صرف ناف سے گھٹنہ تک کی پردہ پوشی کرتا ہو‘ یہ غلط فہمی ہے‘ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت‘ شریعت الٰہی اور اس امت کے سلف کے تئیں بڑی غلطی ہے‘ کس نے کہا کہ: عورت صرف ایک پاجامہ پہنے جو ناف سے گھٹنہ تک کی پردہ پوشی کرے‘ یہ مسلم خواتین کا لباس ہے؟ یہ ناممکن بات ہے)[1]۔

آپ خود ہی سوچیں کہ بھلا وہ عورتیں کتنی غلط فہمی کی شکار ہیں جو بے پردگی کا مظاہرہ کرتی اور ناف سے گھٹنے تک ہی کپڑا پہننے کی بات کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر وہ لڑکیاں جو پینتلون اور خصوصا (low waist) پہنتی ہیں جس کی کمر اتنی نیچے ہوتی ہے کہ ران تک پہنچ جاتی ہے‘ یا وہ لڑکیاں جو گاؤن یا اسکرٹ زیب تن کرتی ہیں‘ جس میں پردہ کی جگہ پر شفاف کپڑا لگا ہوتا ہے‘ یا اتنا تنگ ہوتا ہے کہ جسم کا نقشہ کھینچ رہا ہوتا ہے اور پوری بے پردگی عیاں رہتی ہے۔

سمجھنے کی بات ہے کہ جب اہل علم نے عورت کے سامنے عورت کے پردے کو ناف سے گھٹنے تک قرار دیا تو ان کی مراد لباس نہیں تھا بلکہ مسالہ دیکھنے کا تھا‘ یعنی ان کا مقصود یہ بتانا تھا کہ شرعی طور پر یہ جائز نہیں کہ عورت کسی دوسری عورت کے ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصہ کو دیکھے‘ کیوں کہ یہ شرمگاہ ہے‘ جس کی طرف دیکھنا جائز نہیں‘ سوائے ضرورت کی بنیاد پر جیسے بیماری کی وجہ سے‘ معاملہ لباس کا نہیں ہے‘ لباس کا حکم ہم اجمالی طور پر حیات نبوی ﷺ کے شرعی دلائل سے اخذ کرتے ہیں‘ مثلا یہ حدیث: ((دو قسم کے ایسے جہنمی جنہیں میں نے نہیں دیکھا.....))[2]۔

فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں: (اسلامی خواتین کو اس بات کا حکم ہے کہ عزت نفس اور حیاء کی پاسداری کرے‘ دیگر عورتوں کے لئے بہترین نمونہ پیش کرے‘ عورتوں کے سامنے اپنے جسم کے ان

---

[1] شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے ویب سائٹ سے اختصار کے ساتھ: www.ibnothaimeen.com

[2] اس حدیث کی شرح آئندہ صفحات میں آنے والی ہے

حصوں کو ہی کھولے جن کا کھولنا دیندار اور شریعت کی پابند خواتین کے درمیان رائج رہا ہے ' احتیاط کا یہی تقاضہ ہے اور یہی افضل و بہتر بھی ہے 'کیوں کہ بغیر ضرورت کے کسی حصہ کو کھولنا تساہل کا سبب بن سکتا ہے جس سے حرام کردہ بے حیائی اور فحاشی کی راہ کھلتی ہے 'واللہ اعلم)[1] ۔

باحیا خاتون آپ کتنی خوبصورت ہیں!

آپ کی آنکھوں میں حیاء کی چمک کتنی دلکش معلوم ہوتی ہے۔

---

(1) فتاوی الجامعۃ للمرآۃ المسلمۃ' صالح الفوزان:۳/۱۰۴۱

اس میں خود آپ کی عزت ہے

آپ جب حیاء داری اور ستر پوشی کی تربیت پر نشوونما پانے والے نوخیز بچوں اور کم سن دوشیزاؤں کے سامنے بے پردہ لباس پہن کر رہتی ہیں تو اس سے ان کی رداء حیاء تار تار ہو جاتی ہے' ان کے اسوہ ونمونہ اور رول ماڈل کو دھچکا لگتا ہے' ہو سکتا ہے کہ ان کا وہ ایمانی ڈھانچہ ہی منہدم ہو کر رہ جائے جو حیاء کی جلو میں نظر آتا تھا' وہ حیاء جو ایمان کا ایک جزء ہے' اگر ایسا ہوا تو اس کا گناہ بھی آپ ہی کے نامہ اعمال میں درج کیا جائے گا' کیوں کہ جب کوئی انسان لوگوں کا گھر اجاڑتا ہے تو عرف عام میں مجرم کہلاتا ہے' تو بھلا وہ شخص کیوں نہ مجرم کہلائے جو ایمانی ڈھانچہ ہی اجاڑ کر رکھ دے اور دلوں میں حیا کو مردہ کر دے' واللہ یہ سب سے بڑا جرم ہے' اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّا مِنَ ٱلۡمُجۡرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ٢٢﴾ [سورۃالسجدۃ:22].

ترجمہ: یقین مانو کہ ہم بھی گناہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔

یاد رکھیں کہ کچھ ننھی نگاہیں ایسی ہیں جو ہمیشہ آپ کا تعاقب کرتی رہتی ہیں' آپ ان ناشگفتہ کلیوں کی رداء حیا کو نہ نوچیں.....بڑوں کی موجودگی کا احترام کریں...عزت وعصمت کی حفاظت کریں تاکہ آپ کا شمار بھی مؤمنہ خواتین میں ہو سکے...کیوں کہ عریانیت ناعقلوں کا لباس ہے۔

یقین مانیں کہ گائے وہ جانور ہے جو کھلے تھن کے ساتھ لوگوں کے سامنے پھرتی رہتی ہے...وہ جانور اور چوپائے ہیں جنہیں پردہ پوشی کے لئے کپڑوں کی حاجت نہیں ہوتی' کیوں کہ ان کے نزدیک بے پردگی ایک معمول کی چیز ہے' وہ سب کے سامنے ایسے ہی رہا کرتے ہیں' ایک دوسرے کو اسی حالت میں دیکھتے ہیں' ان کے مابین عریانیت اور بے پردگی کوئی معنی نہیں رکھتی کیوں کہ وہ چوپائے ہیں۔

اے پاک باز خاتون! آپ اس بات سے ہوشیار رہیں کہ فیشن کے دھت میں جانور کی سطحیت تک نہ اتر جائیں جب کہ اللہ نے آپ کو عزت واکرام سے سرفراز کیا ہے' سنیں' اللہ فرماتا ہے:﴿ ۞ وَلَقَدۡ

كَرَّمۡنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلۡنَٰهُمۡ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلۡنَٰهُمۡ عَلَىٰ كَثِيرٖ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيلٗا ﴿٧٠﴾ [سورة الإسراء:70].

ترجمہ: یقینا اولاد آدم کو ہم نے بڑی عزت دی' اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔

اللہ نے اس آیت میں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ اللہ نے چوپایوں کو عزت دی' بلکہ یہ بیان فرمایا کہ تمہیں یعنی اولاد آدم کو عزت دی' جب آپ کو عزت واحترام کا شرف حاصل ہے اور اللہ نے آپ کو تمام مخلوقات پر فضیلت وبرتری عطا کی ہے' تو آپ خود کو اسی طرح بلند رکھیں تاکہ اس رتبہ کے حقدار ٹھہر سکیں' جس طرح اللہ نے آپ کو بلندی دی ہے آپ اسی طرح بلند رہیں' نیچے نہ آئیں' بلکہ اپنی مضبوط ایمانی شخصیت کے ذریعہ اپنی پہچان آپ بنائیں اور اپنے دین وایمان اور حیاء وصفا پر نازاں رہیں۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (حیاء داری کی صفت عمدہ ترین اخلاق کا حصہ ہے' بلکہ یہ انسانیت کی شان اور پہچان ہے' جس کے اندر خوئے حیاء نہیں اس کے اندر سوائے گوشت اور خون سے بنے ہوئے ظاہری شکل وشباہت کے سوا انسان کا کوئی خاصہ نہیں' نیز اس کے اندر کوئی بھلائی بھی نہیں ہو سکتی' اگر یہ صفت نہ ہوتی تو پھر امانت کی ادائگی نہ کی جاتی' نہ ہی انسانوں کو اچھائی کی جستجو ہوتی کہ اسے اپنا سکے اور نہ برائی کی کوئی تمیز ہوتی کہ اس سے بچ سکے' نہ ہی ستر پوشی کی جاتی اور نہ بے پردگی اور فحاشی سے بچنے کی کوئی وجہ ہوتی)[1]۔

میری بہن! ایک مخلوق ایسی بھی جو اس بات پر آپ سے غیرت کھاتی اور حسد رکھتی ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت وتکریم کے تاج سے سرفراز فرمایا' وہ منصوبہ بندی اور پلاننگ کرتی ہے تاکہ آپ کے پاؤں گھسیٹ کر آپ کو جہنم کی اسی کھائی میں گرا دے جہاں خود اس کا ٹھکانہ ہے' آپ اپنی عزت سے محروم ہو جائیں اور اس کی خواہش کے مطابق جہنم میں اس کے ساتھ رہیں' اللہ نے ابلیس -اللہ ہمیں اپنی پناہ

---

[1] نضرۃ النعیم سے اختصار کے ساتھ: ۵/ ۱۸۰۲

میں رکھے-کا یہ قصہ یوں بیان فرمایاہے: ﴿ قَالَ أَرَءَيْتَكَ هَٰذَا ٱلَّذِى كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ ٱذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُورًا ﴿٦٣﴾ وَٱسْتَفْزِزْ مَنِ ٱسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٦٥﴾﴾ [سورة الإسراء:62-65].

ترجمہ: اچھا دیکھ لے اسے تونے مجھ پر بزرگی تو دی ہے ،لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تونے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو بجز بہت تھوڑے لوگوں کے ، اپنے بس میں کرلوں گا۔

ارشاد ہوا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔ ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں جھوٹے وعدے دے لے ، ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں۔

(شاید شیطان کا سب سے سخت ترین فریبی وعدہ یہ ہوتا ہے کہ چاہے گناہ جتنا بھی کرلو وہ تو معاف ہو ہی جاتا ہے ،یہی وہ سرحد ہے جس سے شیطان ان دلوں میں بھی داخل ہو جاتا ہے جنہیں کھلے عام گناہ کرنے اور کبر وغرور کا مظاہرہ کرنے پر راضی نہیں کرپاتا ، شیطان کا دائرہ تنگ کرنے والے ان دلوں میں اپنی راہ پانے کے لئے شیطان نرم حربہ اپناتا ہے ، ان کے لئے گناہ کو خوبصورت بناکر پیش کرتا ہے جس سے رحمت الٰہی کے وسعت اور عفو ومغفرت کی کشادگی اس کی نگاہوں میں اس تابانی کے ساتھ چمکنے لگتی ہے کہ گناہ کی خطرناکی اس چمک کے پیچھے او جھل ہو کر رہ جاتی ہے!)[1] ۔

﴿وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٦٥﴾﴾ [سورة الإسراء:65].

---

[1] فی ظلال القرآن: ۴: ۲۲۳۹

(اللہ ہی حفاظت اور مدد کرتا ہے اور وہی شیطان کے مکر کو ناکارہ بناتا ہے)[1] ۔

اللہ تعالی نے تمام مخلوقات میں بہ طور خاص آپ ہی کو پکارا ہے اے آدم کی بیٹی 'کیا آپ اس نداء الہی سے نا آشنا ہیں: ﴿ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ قَدۡ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسٗا يُوَٰرِي سَوۡءَٰتِكُمۡ وَرِيشٗاۖ وَلِبَاسُ ٱلتَّقۡوَىٰ ذَٰلِكَ خَيۡرٞۚ ذَٰلِكَ مِنۡ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُونَ ٢٦ ﴾ [سورة الأعراف:26].

اللہ ہمیں خبر دے رہا ہے کہ اس نے ہمیں وہ لباس عطا فرمایا جس سے ہم اپنی شرمگاہوں کی ستر پوشی کرتے ہیں۔

سوأۃ: انسانی جسم کا وہ حصہ ہے جس کے ظاہر ہونے سے انسان کو پشیمانی ہوتی ہے۔

میری بہن! غور فرمائیں کہ (اللہ نے ستر پوشی اور زینت کے لئے جو لباس نازل کیا ہے 'اس میں اور تقوی میں ایک طرح کا ربط اور ہم آہنگی بتائی جارہی ہے... دونوں کو لباس بتایا گیا ہے' ایک دل کے عیوب پر پردہ ڈالتا اور اسے خوبصورتی عطا کرتا ہے جب کہ دوسرا جسم کی ستر پوشی کرتا اور اسے زینت بخشتا ہے' دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

جب اللہ کا تقوی اور اس سے حیاء کا شعور پیدا ہوتا ہے تو اسی شعور سے انسانی بے پردگی کو برا جاننے اور اس سے حیاء کرنے کا احساس بھی جنم لیتا ہے 'جو اللہ سے حیاء نہ کرے اور نہ اس سے ڈرے 'اسے اس میں کوئی حرج نہیں لگتا کہ وہ عریاں رہے اور عریانیت کی دعوت دے... وہ حیاء اور تقوی سے عاری ہوجاتا ہے 'اس کے لباس میں عریانیت آجاتی ہے اور بے پردگی اس کے لئے عام سی بات ہوجاتی ہے۔

﴿لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُونَ ١٣٠﴾

[1] سابق مرجع

اللہ تعالی اولاد آدم کو اپنی اس نعمت کی یاد دلا رہا ہے کہ اس نے ان کے لئے لباس پیدا کیا اور ستر پوشی مشروع فرمائی، تاکہ ان کا رتبۂ انسانیت محفوظ رہ سکے اور وہ چوپایوں کی پستی تک نہ گر جائیں کہ ننگا اور عریاں رہ کر بھی ننگ وعار محسوس نہ ہو)[1] ۔

تقوی کا لباس حیاء ہے... جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنی شرمگاہ کی ستر پوشی کرتا ہے، یہی تقوی کا لباس ہے (ابن کثیر: ۲/۲۰۷)

[1] في ظلال القرآن: 3/1278

آپ کس چیز کی نمائش کر رہی ہیں...؟

ایک داعی افریقہ کے جنگلوں میں کسی دور دراز جگہ پر دعوت الی اللہ کے لئے پہنچا' وہ اس بات سے خوش تھا کہ اس دور افتادہ علاقہ میں پہنچنے میں کامیاب ہو سکا جہاں پہنچنے کی ہمت بہت سارے لوگ نہیں جٹا سکتے' اس جگہ پر رہنے والا قبیلہ مختلف قسم کے خطرات کے گھیرے میں تھا' ان کے کھانوں میں صفائی کی کمی تھی اور پانی میں کیڑے مکوڑوں کی آمیزش' اور سب سے بڑا خطرہ یہ تھا کہ اس خطے میں شیر بھی پائے جاتے تھے۔

ایک شب وہ داعی قبیلہ کے ایک شخص کی ہمراہی میں اس علاقہ کی جانچ پرکھ کے لئے ٹہل رہے تھے کہ انہیں کہیں دور سے چراغ کی روشنی نظر آئی' انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ چلیں وہاں چل کر دیکھتے ہیں کہ آخر ہے کیا' جب وہ وہاں پہنچے تو حیرت میں پڑ گئے! دیکھا کہ ایک سولہ سال کی سفید خوبرو دوشیزہ قبیلہ کے بعض افراد کے ساتھ محو گفتگو ہے' یہ منظر دیکھ کر ان کے ہوش ہی اڑ گئے! وہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہی رہ گئے...!

انہوں نے پوچھا: آخر کون سی چیز ہے جس نے اس کم سن دوشیزہ کو اس خطرناک جگہ تک آنے پر مجبور کیا جہاں چاروں طرف شیروں کا بسیرا ہے...؟

اس آدمی نے جواب دیا: یہ چھ مہینوں سے ہمارے ساتھ رہ رہی ہے' ہمارا کھانا کھاتی ہے اور ہمارا ہی پانی پیتی ہے' وہ یہاں نصرانیت کی دعوت دینے آئی ہے اور اس نے ایک کنیسہ بھی تعمیر کیا ہے۔

یہ ایک نوخیز اور کم سن دوشیزہ کا کام ہے...وہ کیا پیش کر رہی ہے..؟

اپنا دین پیش کر رہی ہے۔

اس راہ میں ساری مشقتیں برداشت کر رہی ہے...مال خرچ کر رہی ہے...اور ایک آپ ہیں کہ پنتلون پہن کر عریانیت کا مظاہرہ کر رہی ہیں' آپ کیا پیش کر رہی ہیں...؟

آپ بازاروں کا چکر کاٹتی اور اس خاطر کتنی جوکھم اٹھاتی ہیں، آخر کیوں...؟

کس شیطان کے پیچھے اپنا مال ضائع کر رہی ہیں...؟

کس کی خاطر ان بے پردہ لباسوں کا بوجھ اور ان پر مرتب ہونے والے گناہوں کو اپنے کندھے پر اٹھائے جارہی ہیں...؟

کس عزت وشرف کے لئے یہ منصوبہ بندی کی جارہی ہے...؟ آپ اپنے کس کام سے اسلام کو فائدہ پہنچارہی ہیں...؟

یہ جو کچھ عورتیں شادی کی محفلوں میں نمائش کرتی ہیں، یہ آخر کس چیز کی نمائش کر رہی ہیں...؟

ہڈیاں.. گوشت پوشت...چمڑیاں....سینے...پیٹ...پشت...رانیں..!

جسم کے ان اجزاء کی نمائش کرتی ہیں جو خود ان کے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے، اللہ فرماتا ہے : ﴿ ٱلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلَىٰٓ أَفۡوَٰهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَآ أَيۡدِيهِمۡ وَتَشۡهَدُ أَرۡجُلُهُم بِمَا كَانُواْ يَكۡسِبُونَ ٦٥ ﴾ [سورة يس:65].

یعنی: ان کے جسم کے جو اعضاء دنیا میں گناہ کے کام پر ان کی مدد کیا کرتے تھے، وہ آج ان کے ہی خلاف گواہ بنیں گے، انہیں وہ اللہ قوت گویائی عطا کرے گا جس کی پاک ذات نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی۔

آپ کا لباس کس نے اتارا؟

اس سے پہلے کہ آپ بے پردہ لباس زیب تن کریں' اس آیت کو یاد کر لیا کریں' اللہ فرماتا ہے: ﴿يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا﴾ [سورة الأعراف:27].

یعنی: شیطان نے آدم اور حواء کو بے لباس کر دیا۔

آپ کو جان رکھنا چاہئے کہ اگر آپ رداء حیاء کو اپنے جسم سے اتار لیتی ہیں' تو اس کا فائدہ کس کو حاصل ہوتا ہے' جان لیں کہ وہ کون ہے جو آپ کو اپنا پسندیدہ لباس زیب تن کرتے ہوئے دیکھ کر قہقہ لگاتا ہے' اللہ فرماتا ہے: ﴿إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾ [سورة الأعراف:27].

ترجمہ: وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتے ہیں کہ تم ان کو نہیں دیکھتے۔

یقین مانیں کہ وہ آپ کا دشمن ہے' جو آپ سے پہلے بھی بہتوں کو گمراہ کرنے کے لئے مختلف حربے اپنا چکا ہے اور آپ بھی اس کی آخری شکار نہیں ہیں.... لیکن اگر آپ اسے اپنا دوست سمجھنے کے بجائے دشمن سمجھ اس سے نمٹنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں تو وہ آپ کو گمراہ کرنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا!! اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَٱتَّخِذُوهُ عَدُوًّا﴾ [سورة فاطر:6].

ترجمہ: یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے' تم اسے دشمن جانو۔

داعیانِ جہنم..!

جس طرح جنت کی طرف بلانے والے کچھ دعاۃ ہیں جو اپنے قول و عمل سے جنت کی دعوت دیتے ہیں‘ اسی طرح کچھ ایسے بھی دعاۃ ہیں جو جہنم کی طرف بلانے کے لئے ہر طرح کا قولی و عملی حربہ اپناتے ہیں‘ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلنَّارِۖ وَٱللَّهُ يَدۡعُوٓاْ إِلَى ٱلۡجَنَّةِ وَٱلۡمَغۡفِرَةِ بِإِذۡنِهِۦۖ وَيُبَيِّنُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُونَ ٢٢١﴾ [سورة البقرة: 221].

ترجمہ: یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے‘ وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرمارہا ہے‘ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

میری بہن! اللہ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے‘ اگر آپ کھلے عام گناہ کا ارتکاب کرتی ہیں تو درحقیقت آپ عملی نمونہ کے ذریعہ اس گناہ کی طرف لوگوں کو بلا رہی ہوتی ہیں‘ خواہ آپ اس کا ارادہ کریں یا نہ کریں۔

جب آپ برہنہ اسکرٹ یا تنگ پتلون پہنتی ہیں‘ تو کچھ ایسے لوگ آپ کو ملتے ہیں جو آپ کے لباس کو سراہتے ہیں اور آپ کی تقلید میں وہ بھی اسی طرح کا لباس پہننے لگتے ہیں‘ انجام کار ان کے گناہوں کا بوجھ بھی آپ ہی کے کندھوں پر آپڑتا ہے۔

آپ یہ نہیں کہہ سکتی کہ: میں نے تو انہیں یہ نہیں کہا کہ وہ بھی میری طرح کریں‘ مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں‘ ہر انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔

میری بہن! آپ ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتی....

آپ اللہ کی اس وعید سے کہاں بھاگ سکتی ہیں: ﴿لِيَحۡمِلُوٓاْ أَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةٗ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَمِنۡ أَوۡزَارِ ٱلَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيۡرِ عِلۡمٍۗ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ٢٥﴾ [سورة النحل:25].

ترجمہ: اسی کا نتیجہ ہو گا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے' دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

یعنی کہ اپنی گمراہی کے گناہوں کے ساتھ ان لوگوں کے گناہ بھی ان کے نامہ اعمال میں درج ہوں گے جو ان کی تقلید میں گمراہی کے شکار رہے۔

﴿يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ یعنی کہ وہ لاعلمی میں بھی لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں' انہیں خود علم نہیں ہوتا کہ وہ کس چیز کی دعوت دے رہے ہیں' اور نہ ہی وہ اس بات سے باخبر ہوتے ہیں کہ انہیں کس قسم کے گناہ مل رہے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ گمراہی کی طرف بلانے کے لئے اس سے زیادہ کوئی مؤثر طریقہ نہیں ہو سکتا کہ نگاہوں کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کیا جائے' اللہ آپ کو تمام بے شمار لوگوں کے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

حدیث میں آیا ہے کہ: ((جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہو گا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہو گا))[1]۔

آپ ذرا تصور کریں کہ آپ جن جگہوں پہ جاتی ہیں' وہاں کی کتنی خواتین آپ کی تقلید کر سکتی ہیں...؟

ذرا خود پر رحم کریں' آپ کو کیا پڑی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے پھرنے کے لئے خود کو تیار کر رہی ہیں... آپ کہہ سکتی ہیں کہ: بہت سی خواتین شفاف و بے پردہ لباس اور پتلون پہنتی ہیں' میں کوئی اکیلی تو نہیں پہنتی ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ: اعتبار' ہلاک ہونے والوں کی کثرت تعداد کا نہیں بلکہ کامیاب لوگوں کی قلت تعداد کا ہوتا ہے' کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہو گی' باطل کے معاملے میں کثرتِ تعداد کا حوالہ دے کر آپ کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں...؟

---

[1] مسلم: (2674)

میری پیاری بہن!

اگر تیز جھلسا دینی والی دھوپ ہو اور آپ کو کہیں ٹھنڈ سایہ نظر آرہا ہو' پھر آپ دیکھیں کہ عورتوں کی ایک بڑی تعداد دھوپ میں کھڑی ہے اور ان کے ساتھ آپ کی کچھ سہیلیاں اور رشتہ دار بھی ہیں' اور کچھ دیر کے بعد وہ سب کے سب دھوپ کی تپش میں جھلس کر راکھ ہو جانی والی ہیں' جب کہ کچھ عورتیں ایسی بھی ہوں جو بہت کم تعداد میں ہی سہی' سایہ میں بیٹھی ہوئی ہوں' آپ ان سے نا آشنا ہوں' وہ مسکرا کر آپ کی طرف دیکھ رہی ہوں' تو کیا اس حال میں بھی آپ دھوپ میں جانا پسند کریں گی اور یہ حوالہ دیں گی کہ: زیادہ عورتیں تو اسی جگہ ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ میری سہیلیاں اور رشتہ دار بھی انہی کے ساتھ ہیں...؟

یا آپ خوشی خوشی سایہ کی طرف بڑھ جائیں گی اور یہ پرواہ نہیں کریں گی کہ آپ اکیلی ہیں' اور آپ ان پر افسوس کرتے ہوئے خود سے یہ سوال کریں گی کہ: ان کی عقل کہاں کھو گئی ہے...؟

پھر آپ انہیں بھی دعوت دیں گی اور کوشش کریں گی کہ وہ بھی سایہ میں آنے کے لئے تیار ہو جائیں تا کہ آپ جس نعمت میں ہیں' وہ بھی اس نعمت سے لطف اندوز ہو سکیں.... فرض کریں کہ یہ دھوپ کی تپش نہیں' جہنم کی سوزش ہے' آپ یہی کام آخرت کے معاملے میں بھی کریں' سایہ میں رہیں' خواہ آپ کو اکیلا ہی کیوں نہ رہنا پڑے۔

کچھ خواتین ہلاکت وتباہی کے ڈگر پر چل رہی ہوتی ہیں' اگر آپ کا سابقہ ان سے پڑے تو اپنی نجات کی فکر کریں' اور ان کی صحبت اختیار کریں جن کی تعداد تو کم ہوتی ہے لیکن وہ عزت ووقار کے ساتھ قابل تعریف راہ پر چل رہی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَإِن تُطِعۡ أَكۡثَرَ مَن فِي ٱلۡأَرۡضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنۡ هُمۡ إِلَّا يَخۡرُصُونَ ﴿١١٦﴾ ﴾ [سورة الأنعام:116].

ترجمہ: اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں، وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔

کیا آپ نہیں جانتیں کہ انبیاء ورسل کے پیروکار ہر زمانے میں کم رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ بہت کم خواتین ایسی پائیں گی جو اپنے لباس وپوشاک، گفت وشنید اور حرکت وعمل میں اللہ کا خوف کھاتی ہیں، آپ ان کم لوگوں میں شامل ہو جائیں، ان شاء اللہ نجات سے سرفراز ہوں گی۔

فتنوں کے زمانے میں دین پر قائم رہنے والے کے لئے بڑے اجر وثواب کا وعدہ ہے....

لباس کا فتنہ بھی ایک بڑا فتنہ ہے، جو بہت سی خواتین کے دلوں کو اپنے سحر سے متاثر کر کے بگاڑ کا شکار کر دیتا ہے، اس فتنہ سے وہی لوگ محفوظ رہتے ہیں جنہیں اللہ اپنی حفاظت میں رکھے، اس لئے اللہ سے دعا کریں کہ اللہ آپ کو بھی سلامتی اور عافیت کے سائے میں جگہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ ﴾ [سورة الأعراف: 27].

ترجمہ: اے اولاد آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے۔

تمہارے سامنے گناہوں کو مزین کر کے پیش کرے، تمہیں اس کی دعوت دے، اس کی رغبت دلائے اور تم اس کی اطاعت کرنے لگو۔

افسوس کی بات ہے... کہ شیطان اور نفس امارہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے، جب کہ اللہ نے ہمیں پہلے ہی اس سے ہوشیار کر دیا، برہنہ اور عریاں لباس کا چلن ہو گیا، کچھ عورتیں ان لباسوں کا دلدادہ ہو کر انہیں زیب تن کرنے لگیں، وہ خود اس مصیبت میں پڑ کر اس کا شکار تو ہو ہی گئیں، ساتھ ہی دوسروں کے لئے بھی باعث فتنہ قرار پائیں کہ دیگر عورتیں بھی ان کی تقلید میں عریانیت کا مظاہرہ کرنے لگیں۔

میری بہن! آپ عورتوں کے درمیان شیطان کی سفیرہ بن کر نہ رہیں کہ ان کے مفاد کے لئے بلاعوض عورتوں کو گمراہ کرنے کا فریضہ انجام دیتی رہیں اور قیامت کے دن اس کی بھاری قیمت بھی آپ کو چکانی پڑی۔

خود کو لعنت کی سزاوار نہ بنائیں

کئی دفعہ میں نے ایسی عورت کو ملعون ہوتے ہوئے سنا ہے جو برہنہ لباس پہن کر لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتی ہیں اور وہ اس کی تقلید کرنے لگ جاتے ہیں۔

آپ جانتی ہیں کہ اگر لعنت سہی جگہ پر کی جاتی ہے تو واقع ہو جاتی ہے۔

لعنت: رحمت الہی سے دوری کی بد دعا ہے' یہ اتنی بڑی چیز ہے کہ اس کا مقابلہ اس بات سے کیا ہی نہیں جاسکتا کہ آپ اللہ کے لئے کپڑے کے اس ٹکڑے کو ترک کر دیں...!

لعنت کرنے سے منع کیا گیا ہے' لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر کی جائے تو وہ واقع ہوتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو یہ لعنت آسمان پر چڑھتی ہے' تو آسمان کے دروازے اس کے سامنے بند ہو جاتے ہیں پھر وہ اتر کر زمین پر آتی ہے' تو اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں' پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے' پھر جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس کی طرف پلٹ آتی جس پر لعنت کی گئی تھی' اب اگر وہ اس کا مستحق ہوتا ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ کہنے والے کی طرف ہی پلٹ آتی ہے))[1] ۔

---

[1] اسے امام داؤد نے روایت کیا ہے (۴/۲۷۷) اور امام البانی نے حسن قرار دیا ہے

عریانیت کی واعظہ

کچھ عورتیں عریانیت اور بے پردگی کی واعظہ بنی ہوئی ہیں....! یہ اپنی بیٹی کو اس کی نصیحت کررہی تو وہ اپنی بہن کو، جب کہ تیسری خاتون اپنی ماں کو کوستی ہے کہ عورتوں کے سامنے بھی وہ اتنے حجابوں میں کیوں رہتی ہیں، وہ اپنی ماں سے کہتی ہے: عورتوں کے سامنے آپ یوں نہ شرمایا کریں، انہیں اپنے ان باپردہ اور حیادار دقیانوسی لباسوں سے شرمندہ نہ کیا کریں، کم از کم کچھ حصوں کو تو کھلا رکھیں تاکہ آپ بھی خوبصورت نظر آسکیں۔

یہ آخر کس خوبصورتی کی دعوت ہے...؟!

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی ﷺ کا گزر ایک انصاری صحابی سے ہوا اس حال میں کہ وہ اپنے بھائی سے کہہ رہے تھے کہ تم اتنی شرم کیوں کرتے ہو، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((اس کو اپنے حال پر ہی چھوڑ دو کیوں کہ حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہی ہے))[1] ۔

جس کی ماں بہن یا بیٹی عریاں لباس یا تنگ پنتلون پہننے سے شرماتی ہوں، اسے خوش ہونا چاہئے، کیوں یہ ان کے ایمان کی علامت ہے، یہ اس کے لئے خوشی کی بات ہے... اس پر اپنی ماں بہن یا بیٹی کی مدد کرنی چاہئے، انہیں رسوا اور شرمندہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ انہیں اسی طرح بیش قیمت اور قابل فخر سمجھنا چاہئے جس طرح معمولی پتھروں کے بیچ کسی گوہر نایاب کو انمول سمجھا جاتا ہے۔

---

[1] بخاری - الفتح ۱۰ (۶۱۱۸)

آپ کا خوبصورت بدن

اپنے اس جسم کو جہنم کی آگ سے بچایئے' اس نرم ونازک چمڑے پر رحم کھایئے' کیا آپ خود سے پیار نہیں کرتی..؟

آپ کا یہی جسم ہے جس پر انعام یا عذاب کا دور آنے والا ہے... وہ آپ ہی ہیں جن کے ساتھ ایسا ہونے والا ہے' کوئی اور نہیں... یہ آپ کی کھال اور آپ کے اعضاء وجوارح' جو آپ کے عریاں لباسوں اور تنگ پتلون کی وجہ سے کھلے رہتے تھے اور لوگوں کو دعوت نظارہ دیتے تھے' انہیں ہی عذاب سے دوچار ہونا ہے۔

کیا آپ نے جہنمیوں کے بارے میں یہ آیت نہیں پڑھی...؟

اللہ کا فرمان ہے: ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾﴾ [سورة النساء:56].

ترجمہ: جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ وہ عذاب چکھتے رہیں' یقینا اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے۔

(وہ ایک لامتناہی سلسلہ ہو گا' جو بار بار پیش آتا رہے گا' یہ خوفناک منظر ہو گا... قرآنی سیاق اس منظر کو بار بار بیان کرتا اور صرف ایک لفظ میں ساری ہولناکی سے پردہ اٹھا دیتا ہے...((کلما))....... نیز اس شدید ڈراؤنی حالت کو نصف جملے میں یوں سمیٹ دیتا ہے.. ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم﴾.... یعنی جب جب کھالیں پک جائیں گی.... اس منظر کے انجام کو ایسے عجیب وغریب شکل میں پیش کرتا ہے کہ وہاں تک انسانی ذہن کی رسائی بھی نہیں ہو سکتی تھی ﴿بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾﴾.... یعنی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ وہ عذاب چکھتے رہیں' یقینا اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے۔

جب جب ان کے جسم کی چمڑیاں جھلس جائیں گی' اللہ تعالی ان پر دوسری چمڑیاں چڑھادے گا' یعنی ہر جلی ہوئی چمڑی پر ایک نئی چمڑی پیدا کرے گا تاکہ عذاب کا سلسلہ جاری رہے اور انہیں ایک پل کے لئے بھی راحت نہ مل سکے' اس بھڑکتی ہوئی جہنم کی آگ میں ان کی کھالیں عذاب سے پک کر جل بھن جائیں گی' جس سے ایک اثر انگیز اور خوفناک منظر پیدا ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی جزاء وسزا پر قادر ہے' جزاء وسزا کو نافذ کرنے میں حکمت ودانائی سے کام لیتا ہے' اس لئے اللہ پاک کی معصیت ونافرمانی کو حقیر نہ سمجھیں)[1]۔

اے خوش بدن حسینہ.... جس طرح آپ دینا میں اپنے جسم وکھال کی حفاظت کرتی اور اس کی نرمی وتازگی کا پورا خیال رکھتی ہیں' اسی طرح اپنے جسم وکھال کی آخرت کا بھی خیال رکھیں' کیوں کہ وہاں بھی یہ کھالیں آپ ہی کے جسم پر رہیں گی اور آپ انہیں کھالوں کے ساتھ اٹھائی جائیں گی۔

اس لئے کسی فیشن... یا فنکشن... یا بے پردگی اور دیگر معصیت ونافرمانی کے سبب اپنے جسم کو جہنم کی آگ میں نہ جھلسائیں۔

دین کو الگ الگ حصوں میں نہیں بانٹا جاسکتا' اس لئے اگر آپ نماز اور روزہ میں اللہ کی اطاعت کرتی ہیں' تو لباس پوشاک میں اپنے رب کی نافرمانی کیوں کرتی ہیں؟!

---

[1] فی ظلال القرآن سے اختصار کے ساتھ: ۲/ ۶۸۳

شیطانی مکالمہ

"التعری الشیطانی "[1] کے مؤلف نے لکھا ہے کہ: ہر مرد اور عورت کے اندر ایک نفس امارہ ہوتا ہے (جو اسے برائی پر ابھارتا ہے)' شیطان اور اس نفس امارہ کے درمیان یہ ایک مفروضی مکالمہ ہے جسے ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے:

شیطان: تم کہاں ہو میری عزیزہ...؟

عورت کا نفس امارہ: میں اپنی سہیلی اور نئے ماڈلز کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہوں۔

شیطان: کون سے نئے ماڈلز...؟ جدید ترین فیشن جو میں نے تمہیں بتایا تھا' وہ ایسا لباس ہے جو بائیں مونڈھے کو اس طرح سے کھلا رکھتا ہے کہ دائیں طرف کی چھاتی کا اوپری حصہ بھی ظاہر ونمایاں رہتا ہے۔

عورت کا نفس امارہ: اووہ....! ایسا لگتا ہے کہ تم بہت پیچھے رہ گئے ہو.... میں تم سے آگے نکل چکی ہوں اور میں نے اپنی سہیلی کو بروٹل ماڈل زیب تن کرادیا ہے' یعنی: جس میں سینہ اور پشت یکساں طور پر عریاں رہتے ہیں اور صرف دو باریک دھاگوں کے سہارے کندھوں پر کپڑا لٹک رہا ہوتا ہے.... اس طرح پیٹھ کمر تک پوری کی پوری کھلی رہتی ہے..... نیز ایک ماڈل ایسا بھی ہے جو محض کپڑے کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے سے عبارت ہے' اسے گردن میں ڈال کر سینے پر حرف ایکس کی طرح لپیٹ دیا جاتا ہے' جس سے دونوں چھاتیاں ڈھک جاتی ہیں' پھر اسے پیچھے میں پشت کے آخری سرے سے باندھ دیا جاتا ہے اور اس طرح سینہ کا بالائی حصہ اور پیٹ منکشف رہتا ہے...

[1] التعری الشیطانی' عدنان الطرشۃ: ۱۹۸-۲۰۰ مع اختصار وترمیم۔

ہماری بہنوں کو یہ عمدہ کتاب پڑھنی چاہئے جس کے اندر بڑے سنہرے انداز اور انوکھے اسلوب میں باتیں پیش کی گئی ہیں۔

ایک ہاف فانیلا فیشن بھی ہے جس میں سامنے سے پیٹ اور ناف کھلے رہتے ہیں جب کہ پیچھے سے پوری پشت کھلی رہتی ہے' یہ کپڑا تنگ پتلون سے لگا ہوتا ہے.. ان ماڈلز کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے....؟

شیطان: پہلے ہم عورتوں کو سکھایا کرتے تھے' اب تو ہم خود عورتوں سے سیکھنے لگے ہیں' واللہ میں تمہارے سامنے کمزور پڑ چکا ہوں.....!

عورت کا نفس امارہ: تم نے ہی تو کہا ہے کہ میں اپنی سہیلی سے خوب دل لگی کروں اور فٹ بال کی طرح اس کے ساتھ کھلواڑ کروں' جب معاملہ دل لگی اور کھیل تماشے کا ہی ہے تو میں نے اس کے ساتھ کھلواڑ کرنے میں ہی عافیت محسوس کی' اسے اتنا ذلیل و حقیر بنا دیا کہ اس کے بعد کسی اور ذلت و حقارت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا' اس میں اب پریشانی کیا ہے؟!

شیطان: ہاں پریشانی کی بات یہ ہے کہ ہمارے درمیان جو اتفاق ہوا تھا' تم نے اس کا احترام نہیں کیا' ہمارا اتفاق تھا کہ ہم تمہاری سہیلی کے ساتھ مل کر کھیل کریں گے نہ کہ تم اکیلے ہی سارا لطف اٹھاؤ گی' جیسا کہ تم نے کیا ہے' یہ الگ بات ہے کہ تمہارا یہ کام مجھے بہت پسند ہے اور میں اس سے خوش بھی ہوں۔

عورت کا نفس امارہ: اچھا' غصہ نہ کرو.... آؤ ہم مل کر لطف لیتے ہیں' میں اس کے جسم کے اوپری حصہ کے ملابس سے کھیل کروں اور تم اس کے نچلے حصہ کے لباسوں سے لطف اٹھاؤ... کیا اس تقسیم سے خوش ہو...؟

شیطان: کوئی حرج نہیں۔

جب تک انسان کے سر میں عقل ہو

تب تک وہ نہتا اور عاجز نہیں ہوتا

کھلے عام گناہ کا مظاہرہ نہ کریں

بڑی مصیبت یہ ہے کہ جو خواتین عریاں لباس زیب تن کرتی یا تنگ پنتلون پہنتی ہیں' وہ کھلے عام اس گناہ کا ارتکاب کر رہی ہوتی ہیں' بالفاظ دیگر علی الاعلان نافرمانی کا مظاہرہ کرتی ہیں' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی گناہ کا کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہو وہ صبح ہونے پر کہنے لگے کہ اے فلاں! میں کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا' لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا))[1]۔

عریانیت کا کھلا مظاہرہ آپ کو ایک حقیقی خطرہ تک پہنچا دیتا ہے.... کسی نے کہا ہے کہ: (جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا سلب کر لیتا ہے)۔

بلکہ گناہوں کے کھلے عام مظاہرہ کی جو مختلف شکلیں ہیں' وہ سب مل کر پورے سماج کو خطرہ میں ڈال دیتی ہیں...

عمر بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا: ((اللہ تبارک و تعالی عوام کو خواص کے گناہوں کی وجہ سے سزا نہیں دیتا' لیکن جب گناہ سر عام ہونے لگے تو سب کے سب سزا کے حقدار ہو جاتے ہیں))[2]۔

بربادی ہو تمہارا... تم نے اپنے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ مسلمانوں کو تم نے کیا دیا؟ تم کس گناہ میں لت پت ہوئی جا رہی ہو..؟

---

[1] (بخاری' الفتح: ۱۰ا(۶۰۶۹)

[2] (نضرۃ النعیم: 552/11

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ آپ کی وجہ سے سماج کے اخلاقی اور دینی اقدار منہدم ہو جائیں گے ؟ کیا آپ ایسا کر سکتی ہیں؟ یہ ایک حقیقت ہے ،ہم خیالی باتیں نہیں کر رہے ہیں ، بلکہ ہم آپ کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں....!

آپ اس زندگی سے بھلا کیسے خوش ہیں جب کہ آپ کو پتا ہے کہ اللہ تعالی آپ سے ناراض اور خفا ہے ؟

آپ اپنی ذات کو اس سے محروم کر رہی ہیں کہ اللہ تعالی آپ کو اپنی عافیت میں رکھے اور اس دنیا سے آپ کا خاتمہ خیر وبھلائی کے ساتھ ہو....اس بات سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود بھی آپ کا ضمیر کیسے راحت وسکون محسوس کرتا ہے کہ لوگ سر عام گناہوں کے اس مظاہرہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں جس سے انہیں دینی واخلاقی اذیت پہنچتی ہے اور ان کے بال بچوں کی تربیت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ابن بطال کہتے ہیں کہ:(گناہ کا مظاہرہ در اصل اللہ ،رسول اور نیک مومنوں کے تئیں ایک طرح کی تحقیر اور استہزاء ہے ،ان کے خلاف ایک قسم کی سرکشی ہے ،گناہ کی پردہ پوشی میں تحقیر واستہزاء سے سلامتی ہے ،کیوں کہ گناہ گناہگار کو ذلیل کر دیتا ہے)۔

برہنہ کپڑوں میں عریاں خواتین: ایک دردناک انجام

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہیں' لوگوں کو اس سے مارتے ہیں' دوسرے وہ عورتیں ہیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضاء کھلے ہوتے ہیں' کپڑے ایسے باریک ہوتے ہیں جن سے بدن نظر آتا ہے' گویا ننگی ہوں) سیدھی راہ سے بہکانے والی' خود بھٹکنے والی' ان کے سر بختی (ایک قسم کی اونٹ) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں' وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے))[1] ۔

اس حدیث کے اندر ان دو گناہوں کی سخت وعید آئی ہے اور ان سے ڈرایا گیا ہے' یہ حدیث نبوت کے معجزات میں سے ہے' یہ دونوں قسمیں ہو بہو واقع ہو چکی ہیں' اور اب بھی موجود ہیں جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے۔

اس حدیث کے اندر دو قسم کے ایسے لوگوں کا ذکر ہے جن کو نبی ﷺ نے نہیں دیکھا' جو نبی ﷺ کے زمانے کے بعد واقع ہونے والے امور میں سے ہیں' ان دونوں کی سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا' علماء نے ان دو قسم کے لوگوں کے ظہور کو قیامت صغری کے شرائط میں شمار کیا ہے۔

ہم یہاں صرف دوسری قسم کے بارے میں بات کریں گے:

ایسی عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن عریاں رہتی ہیں' سیدھی راہ سے خود بھی بھٹکتی ہیں اور دوسروں کو بھی بہکاتی ہیں' ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوتے ہیں۔

امام نووری رحمہ اللہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ((جہاں تک (کپڑا پہننے والی ننگی عورتوں) کی بات ہے' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عورتیں اپنے جسم کے کچھ حصوں کو ظاہر رکھیں گی

---

(1) صحیح مسلم

تاکہ حسن کی نمائش ہو سکے'وہ کپڑے تو پہنیں گی لیکن ان کا جسم عریاں ہو گا'ایک معنی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ:اتنی باریک کپڑے زیب تن کی ہوں گی کہ بدن نظر آرہا ہو گا'بہ ظاہر کپڑوں میں ہوں گی لیکن معنوی طور پر ننگی ہوں گی'رہی بات(بہکنے اور بہکانے والی عورتیں)تو اس کے کئی ایک معانی بیان کئے گئے ہیں'ایک قول یہ ہے کہ:اللہ تعالی کی اطاعت وبندگی اور اس کے جو لوازمات ہیں جیسے شرمگاہ کی حفاظت وغیرہ'ان سے پھرنے والی ہوں گی'اور دوسروں کو اپنے نقش قدم پر چلنے کی تعلیم دے کر انہیں بھی راہ حق سے پھیرنے والی ہوں گی۔ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے:مٹک کر اتراتی ہوئی اور کندھے جھلاتی ہوئی چلیں گی'ایک معنی یہ بھی ہے کہ:مردوں کی طرف مائل ہونے والی اور انہیں اپنے حسن وجمال سے اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی۔(ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی مانند ہوں گے)اس سے مراد یہ ہے کہ:دوپٹہ اور عمامہ وغیرہ جیسے سر پہ باندھے جانے والے کپڑوں سے اپنے سر کو اتنا بڑا بنائی رہیں گی کہ وہ بختی اونٹ کی کوہان کی طرح نظر آئے گا۔اس کی یہی مشہور تفسیر ہے'مازری کہتے ہیں :اس کا ایک معنی یہ بھی لیا جاسکتا ہے کہ مردوں کی چاہت رکھیں گی اور ان کے سامنے نہ تو اپنی نگاہیں جھکائیں گی اور نہ ہی اپنا سر نیچے رکھیں گی))[1] ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:((حدیث کے الفاظ(کاسیات عاریات)کی ایک تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ:وہ چھوٹے کپڑے پہنیں گی'جن سے ان اعضاء کی ستر پوشی نہ ہو سکے گی جن کی ستر پوشی واجب ہے'ایک دوسری تفسیر یہ ہے کہ:وہ نہایت باریک لباس پہنیں گی جن کی اوٹ سے عورت کا پورا جسم جھلک رہا ہو گا'ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ:ان کے ملابس اتنے تنگ ہوں گے کہ جن سے جسم نظر تو نہیں آئے گا لیکن عورت کے مفاتن ومحاسن بالکل ظاہر وعیاں ہوں گے))[2] ۔

---

[1] شرح النووي علی صحیح مسلم:17/191'مع اختصار

[2] فتاوی الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ:2/825

فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ اس حدیث پر یوں تعلیق چڑھاتے ہیں کہ: (مائلات) کے معنی یہ ہیں کہ: عفت واستقامت سے پھر جانے والی ہوں گی، یعنی: گناہ اور معاصی میں لت پت ہوں گی، مثلا وہ عورتیں جو فواحش کا ارتکاب کرتی ہیں، یا نماز اور اس جیسے دیگر دینی فرائض کی ادائگی میں کوتاہی کرتی ہیں۔

(ممیلات) کے معنی یہ ہیں کہ: دوسروں کو بہکانے والی ہوں گی، یعنی: انہیں برائی اور فساد وبگاڑ کی دعوت دیں گی، وہ اپنے گفتار وکردار سے دوسروں کو برائی وبربادی اور گناہ ومعاصی کی طرف بلائیں گی، ایمان کی کمی یا قلت وکمزوری کی وجہ سے فواحش کا ارتکاب کریں گی، اس صحیح حدیث کا مقصد ہے حضرات وخواتین کو ہر قسم کے فساد اور تمام طرح کے ظلم وتعدی سے ڈرانا اور ہوشیار کرنا۔

آپ ﷺ کے فرمان: ((رؤوسھن کأسنمۃ البخت المائلۃ)) کی تفسیر میں کچھ علماء نے لکھا ہے کہ: وہ اپنے سروں کو بال یا کپڑوں سے اس طرح بڑا بنائے رکھیں گی کہ وہ مٹک کر چلنے والی بختی اونٹنی کی کوہان کی مانند نظر آئیں گے، بخت ایک قسم کا اونٹ ہے جس کی دو کوہانیں ہوتی ہیں، ان دونوں کے درمیان ذرا سی گہرائی اور جھکاؤ ہوتا ہے، ایک کوہان ایک طرف جب کہ دوسری کوہان دوسری طرف مائل ہوتی ہے، یہ خواتین بھی جب اپنے سروں کو بڑا بنا کر رکھتی ہیں تو ان کے سر اونٹ کی کوہان کی طرح نظر آنے لگتے ہیں۔

آپ ﷺ کے فرمان: (لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا) کے اندر سخت وعید سنائی گئی ہے، تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کا یہ عمل کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے، اور نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں رہیں گی، بلکہ اس کا حکم بھی ان گناہوں کی طرح ہی ہے جو اسلام پر باقی رہتے ہوئے انجام دئے جاتے ہیں۔ وہ اور ان جیسے دیگر گناہگاروں کو ان کے گناہوں پر جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، لیکن ان کا حکم مشیئت الہی کے ماتحت ہوگا، اگر اللہ چاہے گا تو انہیں معافی کا پروانہ عطا کر دے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب سے دوچار کرے گا، جیسا کہ اللہ نے سورہ نساء کے اندر دو مقامات پر اس کی وضاحت فرمائی ہے: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن﴾ [سورة النساء:48].][ترجمہ: یقینا اللہ

تعالی اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے]' جو گناہگار جہنم میں داخل ہوگا وہ کافروں کی طرح ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا' بلکہ قاتل' زانی اور خودکشی کرنے والے جیسے لوگ جن کو جہنم میں ہیشگی کی وعید سنائی گئی ہے' ان کی ہیشگی بھی کافروں کی ہیشگی سے مختلف ہوگی' وہ ایسی ہیشگی ہوگی جو ختم ہو جائے گی جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے' خوارج و معتزلہ اور ان کی روش اختیار کرنے والے بدعتیوں کا عقیدہ اس کے برخلاف ہے' اللہ کے رسول ﷺ سے تواتر کے ساتھ صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی امت کے گناہگاروں کے لئے سفارش کریں گے' اور اللہ تعالی آپ کی سفارش کو کئی دفعہ قبول فرمائے گا' ہر مرتبہ ایک حد متعین کی جائے گی اور اس حد کے مطابق جہنم سے اہل توحید نکالے جائیں گے' اسی طرح دیگر رسل' مومنین' فرشتے اور اشخاص اللہ سبحانہ وتعالی کے اذن واجازت سے سفارش کریں گے' اور موحدین میں سے جو مسلمان اپنے گناہوں کے سبب جہنم واصل ہوئے ہوں گے' ان میں سے جس کے حق میں چاہے گا اللہ تعالی اپنی مشیئت سے ان سفارشیوں کی سفارش قبول فرمائے گا' اس کے بعد بہت کم ہی موحدین گناہگار جہنم میں بچ جائیں گے جن کے حق میں سفارش نہ کی گئی ہوگی' پھر اللہ سبحانہ وتعالی انہیں بھی اپنے رحم وکرم اور فضل واحسان کی بدولت جہنم سے نجات دے دیگا' اس کے بعد جہنم کے اندر صرف کفار رہ جائیں گے جو ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ کی زندگی گزاریں گے' جیسا کہ اللہ عزوجل نے کافروں کے حق میں بیان فرمایا ہے: ﴿كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنَٰهُمۡ سَعِيرٗا ﴿٩٧﴾﴾ [سورة الإسراء:97]. [1]

[ترجمہ: جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے]۔

[1] مجموع فتاوی ومقالات متنوعة للشيخ ابن باز رحمہ اللہ: 6/355

شیطان آپ سے کیا جواب دے گا

جس شیطان کو آپ نے دنیا میں آپنا دوست بنا رکھا ہے' سن لیں کہ کل قیامت کے دن وہ آپ کو کیا جواب دے گا:

اللہ فرماتا ہے: ﴿ وَقَالَ ٱلشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِىَ ٱلْأَمْرُ إِنَّ ٱللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ ٱلْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ أَن دَعَوْتُكُمْ فَٱسْتَجَبْتُمْ لِى ۖ فَلَا تَلُومُونِى وَلُومُوٓا۟ أَنفُسَكُم ۖ مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِىَّ ۖ إِنِّى كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ ﴾ [سورة إبراهيم:22].

ترجمہ: جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے ان کا خلاف کیا' میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں' ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی' پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو' نہ میں تمہارا فریاد رس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے' میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے' یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اللہ اکبر یقین مانیں شیطان واقعی شیطان ہی ہے...!

شیطان کی شخصیت یہاں پوری طرح واضح ہو رہی ہے... وہ شیطان ہی ہے جو دلوں میں وسوسہ ڈالتا اور گناہ کے لئے آمادہ کرتا ہے... جب وقت ہاتھ سے نکل چکے گا تو وہ اس وقت یہ کہے گا: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ ٱلْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ ﴾ یعنی: اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے ان کا خلاف کیا۔

پھر انہیں یہ عار دلائے گا کہ میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا نہیں' ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی' میرا ان پر کوئی زور نہیں تھا' تاہم وہ خود ہی اپنی شخصیات کو بھول بیٹھے تھے' اپنے اور شیطان کی پرانی

دشمنی بھول بیٹھے، باطل اور بے بنیاد پکار کے پیچھے دوڑ پڑے اور حق کی پکار پر کان نہ دھرا: ﴿وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيۡكُم مِّن سُلۡطَٰنٍ إِلَّآ أَن دَعَوۡتُكُمۡ فَٱسۡتَجَبۡتُمۡ لِيۖ﴾ [سورة إبراهيم:22]. [ترجمہ: میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں، ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی۔]

پھر انہیں ملامت کرے گا اور کہے گا کہ انہیں الزام نہ دیں بلکہ وہ خود اپنے آپ کو ملامت کریں، نیز اس بات پر ان کی سرزنش کرے گا کہ انہوں نے ان کی بات مانی!: ﴿فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوٓاْ أَنفُسَكُمۖ﴾ [سورة إبراهيم:22]. [1] ترجمہ: تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔

[1] فی ظلال القرآن: 4/2097، مع اختصار وتصرف

آپ کو کیا حاصل ہوا...؟

وہ کون سے فائدے ہیں جو آپ کو اللہ کے ان ناپسندیدہ لباسوں سے حاصل ہوئے ہیں....؟

ایسے لباس جو عریاں' تنگ' باریک وشفاف' یا(پنتلون) اتنے چست ہوتے ہیں کہ شرمگاہ کو پوری طرح ظاہر اور نمایاں کر دیتے ہیں۔

اس سے آپ نے کیا حاصل کیا..؟

کیا یہ ملابس آپ کو ان ستر ہزار لوگوں میں شامل کر سکتے ہیں جو بلا حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے....؟

کیا یہ لباس آپ کو جہنم سے دور اور جنت سے قریب کر دیں گے....؟

کیا ان سے آپ کی نیکیوں میں اضافہ ہو گا...؟

کیا ان ملابس کی وجہ سے آپ کے نبی محمد ﷺ اپنے حوض پر خوش روئی کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کریں گے کیوں کہ آپ ان کی سنت پر کاربند رہی اور ان کے بعد آپ نے ان کے دین میں کوئی تبدیلی نہیں کئی....؟

یا یہ ملابس آپ کو جہنمیوں کے صف میں شامل کر دیں گے' وہ جہنمی جن کی صفت یہ بیان کی گئی ہے: (کپڑوں میں ملبوس ہوں گی پھر بھی ننگی ہوں گی)؟جو کہ نہایت درد اور تکلیف کی بات ہے۔

مجھے آپ سے ایک بہت اہم بات کہنی ہے:

کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں کہ ملک الموت آکر ان لباسوں میں آپ کی روح قبض کرے؟

یقین مانیں ملک الموت کسی بھی وقت آسکتا ہے.... کسی بھی جگہ آسکتا ہے... وہ یہ ہر گز نہیں دیکھتا کہ آپ کہاں ہیں اور کیا پہن رکھی ہیں....؟

آپ حسن خاتمہ کے ساتھ اس کے استقبال کے لئے ہمیشہ تیار رہا کریں..

یہ کتنے گھاٹے کا سودہ ہو گا!! کہ آپ ہی کی ہم مثل کوئی پاک باز خاتون ہو جس کے اندر ڈھیر ساری خوبیاں اور بھلائیاں ہوں' اس کی جھولی میں مختلف قسم کی عبادت وطاعت کے گلدستے بھی ہوں' لیکن اس کا خاتمہ برے انداز میں ہو' صرف ایک محفل اور فنکشن کی وجہ سے' چار گھنٹے کی معمولی رکھ رکھاؤ کی وجہ سے' ہاں' ممکن ہے کہ یہ عریاں لباس زیب تن تو خود آپ کریں لیکن اسے آپ کے جسم سے کوئی اور نکالے..!

آپ کے جسم سے کپڑے اتارنے والا یہ شخص کون ہو سکتا ہے...؟ ممکن ہے کہ وہ میت کو غسل دینے والی خاتون ہو.... ایسا بہت ہوتا ہے۔

مجھے ایسی ہی ایک خاتون نے بتایا جو میت کو غسل دیا کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک ایسی خاتون کا جنازہ دیکھا جسے غسل دینے کے لئے اس حال میں لایا گیا کہ وہ مکمل زیب وزینت اور فل میک اپ میں تھی' وہ کہتی ہیں کہ: اس کے جسم سے زیوارت بھی میں نے نکالے' انہوں نے اس وقت فنکشنل ڈریس پہن رکھا تھا' اللہ ان پر اپنی رحمت کی بارش فرمائے۔

میری پیاری بہن: کیا آپ نے ان پانچ خواتین کا قصہ نہیں سنا جو شادی کے ایک فنکشن میں شریک ہونے کے لئے مکہ سے جدہ کے لئے نکلی تھیں' جب فنکشن ختم ہوا اور وہ مکہ کی طرف لوٹ رہی تھیں کہ راستے ہی میں ایک دردناک حادثہ پیش آگیا جس میں وہ سب کے سب فوت ہو گئیں' اللہ ان سب پر رحم فرمائے۔

یہ ایک ایسی چیز ہے کہ بہت سی خواتین اس کی توقع بھی نہیں کر سکتیں کہ شادی کی محفل' یا کلب کے اندر یا کسی کی زیارت اور ملاقات کے دوران بھی ان کی روح پرواز کر سکتی ہے...!

کتنی ہی ایسی دوشیزائیں ہیں جو گھر سے نکلیں لیکن واپس نہ پہنچ سکیں....

جب کہ کتنی ہماری ایسی بھی بہنیں ہیں جو گھر تو بہ سلامت پہنچیں تاہم اپنے کمرے میں جانے سے قبل اور بستر تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ کو پیاری ہو گئیں...

بلکہ ان کی یہ رات لاشوں کے کمرے میں گزری...

یا یہ رات ان کے لئے قبر کی پہلی رات قرار پائی..

میری بہن اس گھڑی کی تیاری کرنا نہایت ضروری ہے کیوں کہ انسان نہیں جانتا کہ کب..؟ کہاں..؟ موت کی گھنٹی بج جائے اور زندگی پر سکوت طاری ہو جائے۔

اللہ سے دعا کریں کہ آپ کی روح اس حال میں نہ نکلے کہ آپ اس طرح کے عریاں اور تنگ لباس میں ملبوس ہوں۔

آیئے ہم آپ کو کچھ لباس کے بارے میں بتاتے ہیں

میرا ماننا ہے کہ لباس کی حیثیت انسان کی تہذیبی شناخت کی ہے ' لباس اس بات کا عکاس ہوتا ہے کہ انسان مہذب ہے یا غیر مہذب ' مذکر ہے یا مؤنث ' اس کے اندر مردانگی ہے یا وہ مخنث ہے ' وہ راہ راست کا راہی ہے یا کج روی کا شکار ہے ' اپنی اصلیت پر قائم ہے یا تقلید میں گرفتار ہے ' حیاء دار ہے یا حیاء باختگی کے دلدل میں پڑا ہوا ہے ' یہ اور اس طرح کے دیگر اوصاف وخصائل کا اندازہ انسان کے لباس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

کسی انسان کی شکل وشباہت اور حلیہ دیکھا کر یہ اندازہ لگانا بہت مشکل امر نہیں کہ آیا وہ ہندو ہے یا پوپ ' یا یہ عورت قابل احترام ہے یا نہیں۔ یہ سارے اندازے صرف آپ اس کے ظاہری لباس سے لگا سکتے ہیں جو کہ انسانی جسم کا محض خارجی خول ہے ' لیکن یہی خول اسے ٹھنڈی گرمی سے بچاتا ہے ' یہ خول سماجی اور شرعی تقاضے کو بھی پورا کرتا ہے اور ساتھ ہی اسی خول سے صاحب خول کی شخصیت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

اس بات پر بھی میرا یقین ہے کہ انسان جوں جوں ترقی کے منازل طے کرتا جاتا ہے ' ستر پوشی کے تئیں اس کا اہتمام بھی اسی قدر بڑھتا جاتا ہے۔

جو شخص دیہاتی کلچر کا حامل ہو اور شہری تام جھام سے بالکل ہی نا آشنا ہو ' اس کی نظر میں عریانیت وبے پردگی کوئی معیوب بات نہیں رہ جاتی ' کیوں کہ اس کی جاہلیت ونادانی اسے یہ تمیز نہیں سکھاتی کہ عریانیت معیوب اور پردہ پوشی مرغوب شیئ ہے... اس لئے مجھے اس وقت کوئی تعجب نہیں ہوتا جب میں الماسای اور الزولو جیسے افریقی قبائل کو عریاں دیکھتی ہوں یا ان کی خواتین کو اس حالت میں دیکھتی ہوں کہ ان کے پستان ننگے لٹک رہے ہوتے ہیں اور ان کے جسم پر صرف ایک لمبے دھاگے کا حجاب ہوتا ہے جس سے ان کی شرمگاہ بھی بمشکل تمام ڈھک رہی ہوتی ہے۔

میرا یہ بھی ماننا ہے کہ انسان جس قدر اپنے دین کے تئیں سنجیدہ ہوتا ہے اور دینی تعلیمات کو اپنی زندگی میں روبہ عمل لانے کا حرص مند رہتا ہے' اسی کے بہ قدر وہ اپنی ظاہری شکل وشباہت پر بھی توجہ رکھتا اور ستر پوشی کا اہتمام بھی زیادہ کرتا ہے' ہر معیوب چیز کے بارے میں سوچتا اور تمام محرمات سے گریزاں رہنے کی سعی کرتا ہے' لوگوں کی فکر کرتا اور سماج سے بھی غافل نہیں ہوتا ہے)[1] ۔

[1] کچھ تبدیلی اور اختصار کے ساتھ الرایۃ اخبار سے ماخوذ: مورخہ: ۱۶/۶/۲۰۰۶ء' از قلم: عبد السلام بسیونی

اے چالیس سالہ خاتون!

اگر اللہ تعالی کی نعمت اور احسان سے آپ پوری عمر ثابت قدم اور راست رو رہی ہیں تو ان نعمتوں کا شکرانہ یہ نہیں کہ آپ حیاوشرمندگی کو ترک کر دیں' عریانیت کا مظاہرہ کرنے لگیں اور تنگ پنتلون زیب تن کرنے لگیں۔

شاعر کہتاہے کہ:

تعففت عنها فی العصور التی مضت   فكيف التصابی بعد ما كمل العمر

ترجمہ: آپ ماضی کے زمانوں میں پاک باز اور پاک دامن رہی ہیں' تو پھر اس بڑھاپے میں بچکانہ حرکتوں کے کیا معنی۔

چالیس سال کے ہونے سے پہلے تک آپ باحیارہی اور اس حیاداری پر نازاں بھی رہی ہیں' نیز ایسی خاتون کی نکیر بھی کرتی رہی ہیں جو حیا کا لباس اتار پھینکتی ہیں' لیکن آج آپ خود وہی کام کر رہی ہیں...؟

کیااس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ آپ کو کم سن جانیں...؟

چالیس سالہ خاتون اگر کم سن دوشیزاؤں اور نادان عورتوں کی سی حرکت کرنے لگے تو اس کے لئے بڑے شرم وعار اور انتہائی بے قدری کی بات ہے۔

اے چالیس سالہ خاتون... اگر زندگی کے گزرے دنوں میں بھی عریاں لباس اور تنگ پنتلون پہننا آپ کا شیوہ رہاہے تو اب وقت آگیاہے کہ آپ ایک نئی زندگی کی شروعات کریں جس کا آغاز چالیسویں سال کے سورج کے ساتھ ہو.....

اس دنیامیں آپ نے بڑی لمبی مدت گزارلی' آپ کی عقل بھی پختہ ہوگئ' فہم وفراست بھی مکمل ہوچکی' اور اللہ نے آپ کی جوانی کے جوش وخروش بھی ختم کر دئے' اللہ تعالی فرماتاہے: ﴿أَوَلَمۡ نُعَمِّرۡكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُۖ﴾ [سورة فاطر:37].

ترجمہ: کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی کہ جس کو سمجھنا ہو تا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: وہ عمر جس میں اللہ تعالی ابن آدم کے لئے حیلہ گیری اور عذر تراشی کا دروازہ بند کر دیتا ہے وہ چالیس سال ہے۔

یعنی: اس کے لئے عذر باقی نہیں رہتا' اس لئے وہ یہ نہیں کہ سکتا کہ اگر اور مہلت ملتی تو اوامر کو بجالاتا۔

اے چالیس سالہ خاتون... کیا موت سے ڈرانے والا آپ کے پاس نہیں آیا؟ کیا آپ نے اسے نہیں دیکھا؟...... آئینہ دیکھیں' آپ کو وہ نظر آجائے گا!

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ﴾ یعنی: اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔

فراء اور ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ: آیت میں نذیر سے مراد بڑھاپا ہے۔

ایسا ڈرانے والا جس نے تمہارے بال سفیدی سے بھر دئے لیکن تم اس کی گہرائی و گیرائی کو سمجھ نہیں سکے!

اے وہ خاتون جس کی عمر چالیس سے کم ہے...

اپنی حفاظت کریں' اپنی عمر کے چالیسویں سال کا عمدہ انداز میں استقبال کرنے کے لئے تیار ہو جائیں' کیوں کہ اس کے بعد کی زندگی کو عام طور پر اس سے ماقبل کی زندگی کا عکس سمجھا جاتا ہے [1]۔

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کہتے ہیں: (جو شخص چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا اس پر اللہ تعالی کی حجت قائم ہو گئی) حلیۃ الأولیاء: ۵/ ۳۳۵

[1] یا ابن الأربعین' از: علي دعجم' مع اختصار و تصرف

عریانیت کے اسباب

کچھ خواتین عریانیت کے پھندے میں پھنس چکی ہیں، جس کے اسباب درج ذیل ہیں:

❖ اخلاق باختہ ٹیوی چینلز جس نے قلیل مدت میں وہ تباہیاں برپا کر دی ہیں جو استعماریت اور سامرجیت سے لمبی مدت میں نہ ہو سکیں۔

❖ کچھ لوگوں نے یہ فتوی دینے کی جرات کی کہ خواتین عورتوں کے بیچ عریاں لباس زیب تن کر سکتی ہیں، جس سے عریانیت کا پہلا دروازہ (عورتوں کے مابین بے پردگی) کھل گیا اور دوسرے دروازے (مردوں کے سامنے بے پردگی) کی راہ بھی ہموار ہوئی، بہ طور انجام برہنہ کپڑوں میں ملبوس ان عریاں عورتوں کے سامنے جہنم کے دروازے بھی کھول دئے جائیں گے۔

❖ خواتین کے مابین ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا سلسلہ ختم ہو گیا جس سے عریاں لباس کو کافی رواج ملا، نگاہیں عریانیت کی عادی ہو گئیں، نفس اس منظر سے مانوس ہو گیا، انجام کار بے پردگی کے تئیں ایمان اور ضمیر دونوں کی رکاوٹیں ختم ہو گئیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اس طرح کے عریاں لباس پہننے والیوں کی تعداد بھڑھتی ہی گئی۔

❖ ایمان میں کمزوری و کمی در آئی، بہ کثرت عبادت وریاضت کے ذریعہ ایمان میں بڑھوتری اور بہتری لانے کی فکر بھی نہ کی گئی، نہ تو فائدہ بخش مطالعہ پر توجہ دی گئی اور نہ ہی بامقصد آڈیوز کا اہتمام کیا گیا، نہ ہی لکچرز میں شامل ہونے کی رغبت باقی رہی اور نہ ہی نیک صحبت کی پروا کی گئی جس سے خیر کے کاموں میں تعاون ملتا۔

❖ یہ نظریہ قائم کیا گیا کہ عریاں لباس ترقی کی نشانی ہے (جتنی عریاں رہو گی...اتنی خوش منظر مانی جاؤ گی) جب کہ صحیح عبارت یوں ہونی چاہئے کہ (جتنی عریاں رہو گی....اتنی پسماندہ سمجھی جاؤ گی) جیسا کہ جنگلی اور جاہلی دور کے لوگ رہا کرتے تھے۔

❖ کم سن لڑکیوں کے برہنہ لباس کے سلسے میں غفلت ولا پروائی سے کام لیا گیا جس کے نتیجے میں وہ اس قسم کے لباس سے مانوس ہوتی چلی گئیں اور اسی ذہنیت کے ساتھ وہ بڑی بھی ہوئیں۔

❖ کچھ عورتیں اس لئے عریاں اور چھوٹے ملابس پہنتی ہیں کیوں کہ انہیں گرمی اور حرارت کا احساس زیادہ ہوتا ہے اور وہ ان کپڑوں میں برودت اور راحت محسوس کرتی ہیں' اس طرح کی خواتین قلیل مدت کی اس معمولی گرمی سے چھٹکارا پانے کے لئے خود کو ایک لمبی مدت والی سخت سوزش کے حوالے کررہی ہیں' جیسا کہ اللہ نے فرمایا:﴿قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾﴾ [سورة التوبة: 81].

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہے' کاش کہ وہ سمجھ رہے ہوتے۔

❖ بری صحبت کا شکار ہونا اور سہیلیوں کو عریاں لباس اور تنگ پنتلون پہننے کی رغبت اور حوصلہ دلا نا' کسی نے کہا ہے کہ:

ومن يكن الغراب له دليلا　　　يمرّ به على جيف الكلاب

یعنی: جس کا رہنما و قائد کوّا ہو تو اسے وہ کتوں کی لاش تک ہی پہنچائے گا۔

❖ شخصیت کی کمزوری اور ارادہ کی ناپختگی' جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ جب کمزور ایمان سہیلیاں اور رشتہ دار کسی باحجاب خاتون کا مزاق اڑاتی ہیں تو وہ اس سے ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے ذوق ومزاج کی ہمسری کے لئے عریاں لباس پہننا شروع کردیتی ہے' جب کہ جو مضبوط شخصیت کی مالک ہوتی ہے اسے اپنی حیا وعفت اور حجاب پر فخر ہوتا ہے' اس کا دل حجاب سے پورے طور پر مطمئن رہتا ہے' اور وہ پردہ کو حسن وجمال اور ایک کمال کی طرح دیکھتی ہے' اور اس بات سے بہ خوبی واقف ہوتی ہے کہ اسے جو حوصلہ شکن تبصرے سننے پڑتے ہیں' ان کی حقیقت محض شخصی آراء کی ہے' جو ضروری نہیں کہ درست ہی ہوں' سچ کہا ہے کسی شاعر نے کہ:

وهبنی قلت ہذا الصبح ليل　　　أيعمى العالمون عن الضياء

یعنی کہ: مان لیں کہ میں نے اس صبح کو رات کہ بھی دیا تو کیا اس کی روشنی بھی اہل نظر سے پوشیدہ رہ سکتی ہے۔

- ❖ ہدایت وراستی اور ثابت قدمی کی دعا کو ترک کر دینا بھی عریانیت کا ایک اہم سبب ہے' کیوں کہ انسان بسا اوقات یہ سمجھنے لگتا ہے کہ وہ فتنوں سے دور ہے' کہیں سے بھی فتنہ اسے اپنا شکار نہیں بنا سکتا' جب کہ اس طرح کا وہم پالنا ہی ایک بڑے خطرے کی علامت ہے' کیوں کہ یہ ایک ایسا دعوی ہے جس کی جرأت خود نبی معصوم ﷺ نے بھی نہیں کی' بلکہ آپ بہ کثرت یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ: (اے دلوں اور نگاہوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت وقائم رکھ)[1]۔
- ❖ شوہر کی تلاش میں شادی کی محفلوں کے اندر حسن کی نمائش کرنا' کچھ دوشیزائیں اس لئے عریانیت کا مظاہرہ کرتی پھرتی ہیں تاکہ فلاں کی ماں یا بہن اسے پسند کر لے اور اپنے بیٹے یا بھائی کے لئے پیغام دے بھیجے...!

مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اس قدر عریانیت کے باوجود بھی عورتوں کو وہ کیسے پسند آجاتی ہے ...جب کہ اس کے اوپر حیا وشرمندگی کے آثار تک نہیں ہوتے... پاک دامن اور عفت پسند خواتین کی حیاداری آخر کہاں غائب ہو گئی.... ان کا وہ شرمیلا ادب کہاں گم ہو گیا؟ کون اپنے بیٹے اور بھائی کے لئے ایسی لڑکی کو پیغام بھیجے گی جو اپنے حسن وجمال کی نمائش کسی اور کے پاس بھی کرتی پھرتی ہے؟! یہ لڑکی آخر کیوں کر اپنی بچیوں کو حجاب اور پردہ کی تربیت دے سکتی ہے جب کہ وہ خود عریانیت کی شیدا اور بے پردگی کی خوگر ہے؟! میرے خیال سے یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ لڑکا کے اہل خانہ اس قسم کی لڑکیوں سے متنفر ہو جاتے ہیں' جس کے سبب ان کی شادی میں مزید تاخیر ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اللہ انہیں ہدایت وراستی عطا فرمائے۔

---

[1] اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور البانی نے مشکاۃ المصابیح میں صحیح قرار دیا ہے: ۱/ ۳۷

❖ برا آئیڈیل: مثال کے طور پر کسی لڑکی کی ماں، دادی، پھوپھی، خالہ، بڑی بہن یا معلمہ ایسی ہوں جو دوسروں کے سامنے سج دھج کر رہتی ہوں اور اپنے حسن وجمال کی خوب داد لیتی ہوں، جبکہ کچھ مائیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو اپنی بیٹیوں کی عریانیت وبے پردگی کو اپنے لئے باعث فخر واعزاز سمجھتی ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتی اور انہیں بے پردگی کی رغبت دلاتی رہتی ہیں، یہ اور بات ہے کہ بعض سماجی وجوہات یا جسمانی معائب کی وجہ سے، نہ کہ خوف الٰہی کے سبب، وہ خود بے پردگی کا مظاہرہ نہ کرتی ہیں، تاہم اتنی چاہت ضرور رکھتی ہیں کہ اس مصیبت میں کم از کم ان کی بیٹیاں ضرور گرفتار ہوں، انسانوں کے ان شیاطین اور اپنے قریب ترین لوگوں کی اس رسوائی سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

❖ بازاروں میں جتنے بھی خوبصورت، دلکش اور جاذب نظر ملابس فروخت ہو رہے ہیں، ان میں اکثر برہنہ اور عریاں ملابس ہیں، آپ کو بہت کم ہی باپردہ اور باحجاب لباس مل سکتا ہے۔

❖ کچھ لڑکیاں تو اپنے اہل خانہ کی نصیحتوں پر کان ہی نہیں دھرتیں اور نہ ہی اپنی ان سہیلیوں کی بات سننا گوارا کرتی ہیں جنہیں خود بھی نصیحت ورہنمائی کی ضرورت ہے، جب کہ بعض اہل خانہ بھی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی لڑکیوں کو لباس کے سلسلے میں بہت کم ہی تنبیہ کیا کرتے ہیں، جب کہ ان کی پڑھائی... کھان پان.... صحت اور تندرستی کا خوب خوب خیال رکھتے ہیں... اور بس!۔

❖ اپنے اسلامی تشخص کی پروا کئے بغیر تقلید کی چاہت، سہیلیوں اور رشتہ داروں کی ہمسری اور فیشن کی محبت میں گرفتار ہونا (جو شخص اپنی دنیا کو صرف ایک اللہ کے لئے قربان نہیں کرتا، وہ غیر اللہ کی بندگی کی بدترین شکلوں کا شکار ہو جاتا ہے، زندگی کے مختلف گوشوں میں خواہش نفس کا پیروکار بن کر رہتا ہے.... جو بھی فیشن کا اسیر ہو جاتا ہے، اس کا انجام ہمیں ایسا ہی نظر آتا ہے، کیوں کہ اللہ کی خالص بندگی سے دامن کش ہو کر اس میں فیشن کی بندگی کی آمیزش کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں اس کے دل اندر حق کی نداء پست پڑ جاتی اور فیشن کی آواز غالب ہو جاتی ہے،

انجام کار وہ فیشن کے پیچھے دوڑتا چلا جاتا ہے اور شریعت کے میزان پر اسے پرکھنے کی زحمت بھی نہیں کرتا)[1]۔

❖ لوگوں کی نگاہیں اپنی جانب پھیرنے کی چاہ' شہرت کی طلب اور نمایاں بننے کی خواہش' اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ((جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالی قیامت کے دن اسے ذلت کا لباس پہنائے گا' پھر اس میں آگ بھڑکائے گا))[2]۔

لباسِ شہرت سے مراد وہ لباس ہے جو لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لے' خواہ یہ لباس نفیس وبیش قیمت ہو یا معمولی اور حقیر' معاملہ حسن وجمال کا نہیں بلکہ بات مانوس اور معمول بہ روایت کی مخالفت کی ہے۔

شاعر کہتا ہے:

واللہ لو يمحو الزمان فضائلا	ويبيدمن طيب الخصال شمائلا
وتغيرت قيم الأنام إلى الردى	وتبدلت شيم الكرام رذائلا
ورأيت من باع الأصالة يرتدي	ثوبا غريبا مشمئزا مائلا
سأظل وحدي طول عمري ثابتا	لا أرتضي للمكرمات بدائلا

یعنی کہ: بخدا اگر زمانے کی ساری خوبیاں ناپید اور تمام اوصاف حمیدہ نابود ہو جائیں۔
انسانوں کے تمام اقدار وروایات تباہ ہو جائیں اور معزز افراد کی ساری خصلتیں رذالت میں تبدیل ہو جائیں۔

---

[1] (قلم کار آمل الأحیدب کے مقالہ بہ عنوان ((آئین لباس)) سے ماخوذ

www.lahaonline.com

[2] (اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابن ماجہ ہی کے ہیں' اسے امام البانی نے حسن اور امام مناوی نے شواہد کی بنیاد پر صحیح قرار دیا ہے۔

میں دیکھوں کہ اپنی اصلی پہچان اور حقیقی شان کو فروخت کرنے والا انسان کوئی اجنبی سالباس پہن کر گردن اٹھائے مٹک مٹک کر چل رہا ہے۔

پھر بھی آخری سانس تک تن تنہا ہی سہی' اپنی روایتوں کی پاسداری کرتا رہوں گا اور کسی بھی قیمت پر اخلاق کریمہ کا سودا کرنا گوارا نہ کر سکوں گا۔

رب کی شکر گزاری کریں!

آپ کا جسم صحیح سلامت ہے... اعضاء وجوارح میں کوئی نقص نہیں... جلد خوبصورت اور دلکش ہے... کہیں جھلس اور جلن کا نشان تک نہیں... نہ کوئی پھوڑا ہے نہ پھونسی اور نہ ہی برص اور اگزیما جیسی چمڑے کی بیماریاں... اللہ تعالی جسمانی حسن سے نواز کر آپ کو آزمارہا ہے جیسے دوسروں کو جسمانی بے رنگت اور بد نمائی کے ذریعہ آزمائش میں ڈالتا ہے۔

کیا یہ نعمتیں آپ کو رب کا شکر بجالانے پر آمادہ کرتی ہیں یا ان پر اترانے اور منعم ومحسن کا انکار کرنے پر ابھارتی ہیں...؟

کیا ان نعمتوں کی وجہ سے آپ کے اندر منعم سے پردہ کرنے اور اس کی عبادت ادا کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے اور اللہ کی نافرمانی سے باز رہ کر ان نعمتوں کی شکر گزاری میں کامیاب ہونے کا شعور جنم لیتا ہے...؟

یا یہ نعمتیں آپ کو اس بڑی آزمائش میں ناکام کر دیتی ہیں اور آپ عریانیت کی شکار ہو جاتی ہیں..؟

کیا اپنے جسم کو لوگوں کی نگاہ سے چھپانے کے لئے آپ چمڑے کی کسی بیماری کی محتاج ہیں..؟!

کیا رب کا شکر بجالانے کے لئے اتنا کافی نہیں کہ اس نے آپ کو صحیح سالم جسم عطا فرمایا تا کہ آپ رب کی عبادت و بندگی اور شکر بر آری میں اسے لوگوں کی نظر سے مستور رکھیں....

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضۡلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشۡكُرُونَ ٦١﴾ [سورة غافر: 61].

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی لوگوں پر فضل وانعام والا ہے، لیکن اکثر لوگ شکر گزاری نہیں کرتے۔

آپ کی ایمانی قوت کہاں کھو گئی ہے..؟ آپ کی قوت برداشت کہاں گم گئی ہے...؟

ان قوتوں کا مظاہرہ تو فتنوں کے اس دور میں ہی ہونا چاہیئے جب کہ ہمارے سامنے دین کی بالا دستی اور پہاڑ کی سی ثابت قدمی کھل کر نظر آتی ہے' اللہ کی خاطر محبت کرنے والی سہیلیاں اپنی ذاتی پسندیدگیوں کو اللہ کی پسندیدگی پر قربان کر دیتی ہیں اور عریانیت کے فتنے سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔

کیا آپ کو یاد ہے...؟

کیا آپ کو اپنی زندگی کی وہ مشکل گھڑیاں یاد ہیں' جب آپ نے اپنے رب سے دعا کی ہو کہ اللہ آپ کے دکھ اور غم کو دور کر دے' جب آپ دین پر ثابت قدم رہی ہوں اور اللہ نے جب آپ کی مصیبت ٹال کر آپ کو فراخی بخشی ہو تو آپ نے رب کی شکر گزاری کی ہو: ﴿لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [سورة يونس:22].

ترجمہ: اگر تو ہم کو اس سے بچالے تو ہم ضرور شکر گزار بن جائیں گے۔

پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ رب نے آپ کی دعا قبول کر لی اور فورا آپ کی پریشانی دور ہو گئی... پھر آپ ان نعمتوں اور نوازشوں پر شکر بجالانے کے بجائے جلد ہی آپ نے اپنے منعم کے احسان کو بھول بیٹھی' کیوں کہ آپ سمجھ رہی تھی کہ صرف زبان سے الحمد للہ' الشکر للہ کہ دینے سے ہی شکریہ ادا ہو جائے گا....

جان لینا چاہیئے کہ ان کلمات کی حیثیت شکر کے صرف ایک حصہ کی ہے... لیکن شکر کی مکمل شکل یہ ہے کہ انسان ان نعمتوں کا استعمال منعم کی نافرمانی میں نہ کرے' ساتھ ہی دل سے یہ اقرار کرے کہ اللہ ہی حقیقی منعم ہے اور زبان سے بھی اس پروردگار کا شکر بجالائے' شکر کے اندر ان تینوں چیزوں کا پایا جانا ناگزیر ہے: دل' زبان اور اعضاء وجوارح کا شکر۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ٱعْمَلُوٓا۟ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِىَ ٱلشَّكُورُ ﴿١٣﴾﴾ [سورة سبأ:13]. ترجمہ: اے آل داوَد! اس کے شکریہ میں نیک اعمال کرو۔

مجھے امید ہے میری پیاری بہن کہ اللہ نے آپ پر جو انعامات کئے ہیں' اب آپ عملی طور پر ان نعمتوں کا شکریہ ادا کریں گی اور اپنے کلاتھ کلاسٹ (clothes closet) سے سارے عریاں اور بے پردہ ملابس نکال باہر کریں گی اور دوبارہ انہیں اپنے تن بدن پر نہ ڈالنے کا عہد کریں گی اور اپنی زبان سے اس آیت کا ورد کریں گی کہ: ﴿رَبِّ أَوۡزِعۡنِيٓ أَنۡ أَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ ٱلَّتِيٓ أَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَيَّ وَأَنۡ أَعۡمَلَ صَٰلِحٗا تَرۡضَىٰهُ وَأَصۡلِحۡ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓۖ إِنِّي تُبۡتُ إِلَيۡكَ وَإِنِّي مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ١٥﴾ [سورة الأحقاف:15].

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے بھی نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

اے اللہ تیرا شکر ہے۔

اللہ سے شرم کریں

اللہ سے شرم کیا کریں اس وقت جب آپ اس کے ناپسندیدہ لباس کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہیں، جب آپ رسوا کن اور ذلت آمیز لباسوں کی تلاش میں بازاروں کا چکر لگا رہی ہوتی ہیں ... جس وقت آپ درزی کے پاس عریاں ڈیزائن منتخب کرتی اور اسے یہ کہہ رہی ہوتی ہیں کہ: چاک بڑا ہونا چاہئے، گاؤن تنگ اور چھوٹا ہونا چاہئے ... در اصل آپ اللہ کی نعمتوں کے ذریعہ اللہ کی نافرمانی کر رہی ہوتی ہیں (نعمت مال، جسم کی خوبصورتی اور تندرستی کی نعمت، عقل کی درستی کی نعمت جس سے آپ یہ ساری منصوبہ بندی کرتی ہیں)۔

یاد رکھنا چاہئے کہ بہت سی خواتین ان نعمتوں سے محروم ہیں، جب کوئی عورت نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے اسے اللہ کی اطاعت میں صرف کرتی ہے تو اللہ اس نعمت کو باقی رکھتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((تم اللہ کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا))، اس کے بر خلاف جو خاتون رب کی نعمت کو نافرمانی اور معصیت الٰہی میں لگا دیتی ہے، تو یہ نعمت جلد ہی اس سے رخصت بھی ہو جاتی ہے۔

آپ اپنے والدین سے بھی شرم وحیا کریں جنہوں نے آپ کو حیا داری کی تربیت دینے میں اپنی ساری قوتیں صرف کر دیں، لیکن آپ نے لوگوں کے سامنے ایسے لباس کی نمائش کی جو ان کے لئے باعث تکلیف تھا، اپنے اس عمل سے آپ نے ان کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا، گویا آپ اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہی ہوں کہ: دنیا والو! دیکھو، میرے والدین کی تربیت کا نتیجہ یہ عریانیت ہے، اس طرح آپ ان پر ظلم کرتی ہیں، ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتی ہیں، ان کی بزرگی کا احترام نہیں کرتی اور نہ ہی اس بات کی پروا کرتی ہیں کہ آپ کے اس عمل سے انہیں حزن وملال ہوگا اور آپ سے انہیں جو امیدیں وابستہ تھیں، وہ سب یکلخت کافور ہو جائیں گی۔

اپنے اس معاشرہ سے بھی ذرا شرم کریں جس کے سامنے آپ اس رسوا کن لباس میں نکلتی ہیں اور مسلمانوں کو اذیت پہنچاتی ہیں میری بہن' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (... مسلمانوں کو اذیت نہ دو.....)[1] ۔

اپنے دل کو زندگی بخشیں.. اسے زندہ رکھیں... اور اللہ سے شرم وحیاء کریں۔

حیا دراصل حیات سے ماخوذ ہے' جس قدر دل زندہ رہتا ہے' اسی کے بقدر حیاء بھی پختہ رہتی ہے' دل اور روح جب مردہ ہو جاتا ہے تو حیاء بھی کمزور پڑ جاتی ہے' دل میں جس قدر زندگی ہوتی ہے اسی کے بہ قدر حیاء میں بھی کمال رہتا ہے۔ (ابن القیم)

[1] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور جامع الأصول (٦/ ٦٥٣) کے محقق نے اس کے اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔

باحیاخاتون کے لئے بشارت

1. آپ کو بشارت ہے اس بات کی کہ اللہ سبحانہ وتعالی حیااور باحیا بندوں کو پسند فرماتا ہے' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:((اللہ تعالی حیاء دار ہے پردہ پوشی کرنے والا ہے اور حیاء اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے لہذا جب تم میں سے کوئی نہانے جائے تو ستر کو چھپالے))[1] ۔
2. آپ کی حیا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نیک طبیعت کی حامل ہیں اور آپ کا ایمان بلند ہے' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:((حیا ایمان کا ایک حصہ ہے))۔
3. آپ ایک ایسی صفت سے متصف ہیں جو انبیاء اور صحابہ کی صفت ہے' آپ کو مبارک ہو...

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:((موسی علیہ السلام باحیا' پردہ پوش انسان تھے' ان کے بدن کا کوئی حصہ اللہ سے شرم وحیاء کرنے کے سبب دیکھا نہ جاسکتا تھا..))[2] ۔

خود ہمارے نبی محمد ﷺ کنواری لڑکی سے زیادہ شرمیلے اور باحیاء تھے' آپ غور کریں کہ انبیاء کرام کس قدر شرم اور حیاء کرتے تھے' جب کہ وہ مرد تھے ان سب پر میرے رب کی سلامتی اور درود نازل ہو' یاد رکھیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اندر حیاء کی صفت اتنی زیادہ تھی کہ فرشتے بھی ان سے شرماتے تھے۔

عورت کی حیاء اس کے حسن وجمال سے زیادہ جاذب نظر اور دلکش ہوتی ہے۔(جاپانی مثل)

---

[1] اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے 'کتاب الحمام' باب النہی عن التعری:(۴/۳۸'۳۹)

[2] بخاری' الفتح:(3404/6)

حیا کے بغیر زندگی کا تصور نہیں

عربی شاعر صالح العمری کے اشعار ہیں:

هذب فؤادك بالحياء	فالله قد مدح الحياء
وهو الحيي إذا رأى	عبدا تضرع بالدعاء
خلق الملائكة الكرام	وسمت كل الأنبياء
وحياء أحمد كان	كالعذراء في خدر النقاء
هو خير ما حمل الرجال	هو خير ما اكتسبت النساء
هو حافز الأجيال	للخيرات في درب النجاة
هو عصمة الوجدان	عن لجج الرذائل والشقاء
كانور يشرق في الدنا	كالماء يحيي كالهواء
كالروح تنبض في الجسوم	فلا حياة بلاحياء
والمرء إن لم يستح	ستراه يفعل ما يشاء

ترجمہ:

اپنے دل کو حیاء سے مزین کرلیں کیوں کہ اللہ نے حیا کی تعریف فرمائی ہے۔

اللہ جب اپنے بندے کو گڑ گڑا کر دعا کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے بھی حیا آتی ہے۔

حیا، معزز فرشتوں کی خصلت اور برگزیدہ انبیاء کی پہچان رہی ہے۔

احمد مصطفی ﷺ عفت پسند باپردہ دوشیزہ کی طرح شرمیلے اور باحیا تھے۔

حیاء' مردوں کی بہترین خوبی اور عورتوں کا عمدہ ترین وصف ہے۔
حیاء' نسلوں کو راہ نجات میں بھلائیوں کی رغبت دیتی اور نیکیوں پر آمادہ کرتی ہے۔
حیاء' شخصیت کو بدکاری وبد بختی سے محفوظ رکھتی ہے۔
حیاء' دنیا میں سورج کی طرح روشنی بکھیرتی اور پانی اور ہوا کی طرح زندگی بخشتی ہے۔
حیاء' جسم میں روح کی مانند ہے' اس لئے حیاء کے بغیر زندگی بے معنی ہے۔
انسان جب بے حیاء ہو جاتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ اسے جو جی چاہے کئے جاتا ہے۔

اے مومنہ خاتون! آپ اپنی حیا پر فخر کریں کہ انبیاء کرام اور نیک مومنات آپ کے آئیڈیل ہیں...

رقص کرنے والی گلوکارہ' یا فسق وفجور میں ڈوبی ہوئی اداکارہ آپ کے لئے آئیڈیل نہیں بن سکتی ہے جس نے اپنے آپ کو ابلیس کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے' اسے کمزور ایمان والی لڑکیاں اپنا آئیڈیل بنا تی ہیں جس کے نتیجے میں وہ شرم وحیا کا قتل کرکے اسے عالم معدوم میں پہنچا دیتی ہیں۔

یاد رکھیں... کہ جناتی شیطان جب انسان کے لئے گناہ کو خوبصورت بنا کر پیش کرے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی چال کو سمجھ لے اور اس سے باز رہے' لیکن اس کے سامنے گناہ کو مزین بنا کر پیش کرنے والا جب کوئی انسانی شیطان ہو تو اس کے لئے اس مکاری کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے' خواہ یہ ٹیوی چینلز کے ذریعہ کیا جارہا ہو' یا انٹرنیٹ کی فتنہ سامانیوں کے توسط سے' یا اس مشن کو انجام دینے والی خاص سہیلیاں اور قریبی رشتہ ہی کیوں نہ ہوں....

یقین مانیں حیا سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے' حیاء ایمان کی ایک علامت اور نشانی ہے' اے مومنہ! اسے قتل کرنے کے جرم میں آپ شریک نہ ہوں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((ہر دین کا ایک وصف ہوتا ہے اور اسلام کا وصف حیا ہے)) اس حدیث کو امام البانی نے حسن قرار دیا ہے۔

حیا کیسے پیدا ہوتی ہے..؟

1. (**تعظیمی حیا:** یہ حیا معرفت اور آگہی سے حاصل ہوتی ہے' بندہ جس قدر اپنے رب سے آشنا ہوتا ہے' اسی قدر اس سے حیا بھی کرتا ہے' یعنی جب اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور صفات علیا سے واقف ہو جاتا اور اللہ کی نشانیوں اور تخلیقات میں نہاں اس کی عظمت وبرتری کا ادراک کر لیتا ہے (تو اس واقفیت اور ادراک کے بقدر اللہ سے حیا بھی کرنے لگتا ہے)۔

2. **اللہ تعالی کا فرمان ہے:** ﴿أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾﴾ [سورة العلق:14].

ترجمہ: کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالی اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: (بندہ جب یہ جان لیتا ہے کہ رب تعالی اسے دیکھ رہے ہیں' تو یہ جاننے کے بعد اس کے اندر اپنے رب کے تئیں حیا پیدا ہو جاتی ہے' جو اسے رب کی بندگی کی راہ میں آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے پر آمادہ کرتی ہے)[1] ۔

میری پیاری بہنوں! اطاعت وبندگی کی ان مشقتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ: آپ اپنی شخصیت کے شایان شان باپردہ لباس تلاش کریں' رب کی رضا کے لئے محنت بھی کریں اور مال بھی خرچ کریں' ناعقل خواتین اور بربادی نسواں کی گوہار لگانے والی عورتوں کی بات پر صبر سے کام لیتی رہیں' ان تمام کاموں سے آپ کے اجر وثواب میں اضافہ ہوگا اور اللہ کے نزدیک آپ کے درجات بھی بلند ہوں گے۔

3. جب دل میں اللہ کی معیت کا احساس جاگزیں ہو جاتا ہے تو اس سے بھی ایک قسم کی حیا پیدا ہوتی ہے۔

4. **انسان کا اپنی ذات سے حیا کرنا:** یہ حیا ان دلوں میں ہوتی ہے جن میں شرافت' احترام اور بلندی ہوتی ہے' وہ اپنے نفس کی کمی کوتاہی پر شرماتے ہیں اور حقیر ومعمولی چیز پر قناعت کرنے سے حیا

---

[1] نضرة النعیم: (5/1799) مع اختصار وتصرف

کرتے ہیں، وہ خود کو خود سے شرماتے ہوئے دیکھتے ہیں، گویا ان کے اندر دو ذات ہوں، ایک کو دوسرے سے شرم آتی ہو، یہ شرم وحیا کی سب سے کامل ترین شکل ہے، کیوں کہ بندہ جب خود اپنی ذات سے حیا کرنے لگ جائے تو وہ دوسروں سے بدرجہ اولی شرم محسوس کرے گا)[1]۔

اپنی ذات سے شرمانے والی یہ صفت ہمیں ان دوشیزاؤں اور خواتین میں بھی نظر آتی ہے جو عریاں لباس اور تنگ پنتلون پہننے سے انکار کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ:

(مجھے اپنے لئے یہ لباس بالکل ہی پسند نہیں)۔

(مجھے اس منظر[لباس] میں احترام محسوس نہیں ہوتا)۔

(مجھے یہ لباس پہنتے ہوئے شرم آتی ہے... میری طبیعت آمادہ نہیں ہوتی)۔

---

(1) سابق مرجع

آپ کی زندگی میں اطاعت کے اثرات

میری عزیزہ... اطاعت وبندگی کے کچھ اثرات ہوتے ہیں جو انسانی زندگی کو روشن رکھتے ہیں' اس کی نشانیاں مطیع وفرمانبردار انسان کے اخلاقی رکھ رکھاؤ اور معاشی سلوک وبرتاؤ پر بھی نمایاں ہوتی ہیں' قرآن کی وہ آیتیں جو آپ کے سینے میں محفوظ ہیں' کیا وہ آپ کو اپنے سینے کے محاسن اور پیٹھ کے مفاتن کی نمائش کا حکم دیتی ہیں؟

آپ کہہ سکتی ہیں کہ: مجھے تو پورا قرآن حفظ نہیں!

ہاں میری بہن... میرا مقصد یہ ہے کہ آپ کو جو چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد ہیں' اور نماز میں آپ جن آیتوں کی تلاوت کرتی ہیں' ان آیتوں سے آپ کو بے پردگی کی تعلیم ملتی ہے؟

کیا رمضان کا روزہ آپ کو حیا باختگی کا مظاہرہ کرنے اور رانوں کی نمائش کرنے کا خوگر بناتا ہے؟!

حج اور عمرہ کی وہ عبادتیں جن میں آپ نے اللہ کے سامنے تمام گناہوں سے توبہ کیا تھا' کیا اس کا نتیجہ یہی ہے کہ عریانیت کا مظاہرہ کیجئے؟!

اطاعت کے اثرات آخر ہیں کہاں...؟ یہ اثرات آپ کے لباس پر کیوں نہیں ظاہر ہوتے؟ کہیں یہ رسوائی اور خذلان کی علامت تو نہیں کہ آپ عبادت تو کرتی ہیں لیکن اس کے اثرات آپ پر ظاہر نہیں ہوتے...؟

اگر نیک کام کرنے سے آپ کا ایمان بڑھ جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان اطاعت سے بڑھتا اور نافرمانی سے گھٹ جاتا ہے (آپ کی نمازیں' روزے' حج اور عمرہ) یہ سب ایسے اعمال صالحہ ہیں جن سے ایمان کا معیار بلند ہوتا ہے اور ساتھ ہی حیا بھی بڑھ جاتی ہے کیوں حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

(جوں جوں عورت کی پردہ پوشی بڑھتی ہے' ویسے ہی اس کی حیا میں بھی اضافہ ہوتا ہے' جیسے جیسے اس کی حیا بڑھتی ہے' ویسے ہی اس کا ایمان بھی بڑھتا جاتا ہے' اس کا برعکس بھی درست ہے

کہ جب جب پردہ پوشی میں کمی آتی ہے 'تب تب حیا بھی گھٹ جاتی ہے اور جب جب حیامیں کمی آتی ہے 'تب تب ایمان بھی کمزور ہو جاتا ہے)[1] ۔

جب آپ کا ایمان گھٹ جاتا ہے تو آپ کو اپنی زندگی میں ایک طرح کا خلل اور دل میں ایک قسم کی تنگی محسوس ہوتی ہو گی 'کیوں کہ گناہ کے اندر ایک نحوست ہوتی ہے جو اس وقت تک گناہگار کا پیچھا کئے رہتی ہے جب تک کہ وہ اس گناہ کو ترک نہ کر دے ' کتنے ایسے دوست ہیں جن کے درمیان کسی گناہ کے سبب دوری پیدا ہو گئی 'گناہ کی اس نحوست کی وجہ سے پتا نہیں کتنے مال برباد ہوئے 'کتنی مصیبتیں نازل ہوئیں 'کتنے بیش قیمت مواقع ہاتھ سے نکل گئے اور ہنستی کھیلتی زندگی اجیرن ہو گئی۔

مسلمان اپنی نمازوں میں ان لوگوں پر بد دعا کرتے ہیں جو انہیں دین کے معاملے میں اذیت اور تکلیف پہنچاتے ہیں 'پوری مسجد ایک آواز میں اس دعا پر آمین کہتی ہے ' ہو سکتا ہے کہ امام صاحب نیک اور پرہیز گار ہوں اور جب وہ یہ دعا کریں تو ان کی دعا قبول کر لی جائے کہ:

اے اللہ !جو شخص بھی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کچھ برا کرنے کا ارادہ کرے تو اسے اپنے آپ میں مشغول کر دے اور اس کی ساری تدبیروں کا وبال خود اس پر نازل کر دے اور اس کی سخت گرفت فرما۔

یاد رکھیں کہ اسلامی معاشرہ میں بے حیائی کو رواج دینا بھی اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بڑی اذیت اور عظیم جرم ہے' یہ ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرنے میں داخل ہے۔

میری پیاری بہن.... آپ کو کیا پڑی ہے کہ آپ مسلمانوں کی بد دعا لیں 'کیوں آپ اتنی بھاری قیمت چکا رہی ہیں..؟ آخر کس کی خاطر یہ قربانی دے رہی ہیں...؟

خوب بہتر انداز میں اس موضوع کا مطالعہ کر لیں 'ہر ناحیہ سے اس میں غور و فکر کریں 'پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ عریاں لباس اس لائق نہیں کہ اس کی خاطر آپ اتنی ساری قربانیاں

---

[1] فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی تحریر سے عمدہ اقتباس

دیں! بلکہ آپ اسے اس دنیا میں قربان کر دیں، قبل اس سے کہ وہ آخرت میں آپ کو قربان کر سکے۔

آپ سے یہ بات مخفی نہیں کہ جوں جوں عورت کا ایمان کمزور ہوتا ہے، اس کے اندر حیا کا مادہ بھی کمزور ہو جاتا ہے، اس کی شخصیت ڈھیلی پڑ جاتی اور وہ احساس کمتری کی شکار ہو جاتی ہے۔ اپنی شخصیت کی اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے وہ مختلف حربے اپنانے لگتی ہے، اس راہ میں شریعت کی خلاف ورزی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کی پریشانی دور کیا ہو گی، اس میں مزید شدت ہی آجاتی ہے۔ کیوں یہ گناہ کے کام ہوتے ہیں جو اسے اللہ سے دور کر دیتے ہیں اور اطاعت الہی سے برگشتہ دل میں درد و غم کی خلیج اور کشادہ ہوتی چلی جاتی ہے، انجام کار خود اس کی نظر میں اپنی شخصیت کی قدو قامت نہایت بونی ہو جاتی ہے، پھر وہ کشمکش کی صورت حال سے دوچار کبھی اپنے پیٹ کو عریاں کرتی ہے تو کبھی رانوں کی نمائش کرتی نظر آتی ہے، وہ سمجھ نہیں پاتی کہ لوگوں کا التفات اور عوام کی توجہ حاصل کرنے کے لئے کونسا حربہ اپنائے، یہ دراصل نفسیاتی شکست کا احساس ہوتا ہے، جو عورت، مسلم خواتین کے قابل احترام اور باپردہ لباس سے مطمئن نہیں ہو پاتی اسے اللہ تعالی مختلف طریقے سے ذلیل کرتا ہے۔ انسان کی سب سے بڑی ذلت اس کے برہنہ لباسوں سے جھلکتی ہے، جو عورت اللہ کی نافرمانی میں پڑ کر خود کو ذلیل اور حقیر بنا لیتی ہے، اسے اس بات کا انتظار نہیں رہتا کہ لوگ اس کا سچا احترام کریں گے...

میری عزیزہ! کیا آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ ننگا اور تنگ لباس آپ کی عقل اور عزت کے لئے ایک قسم کی توہین اور تذلیل ہے...؟

کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کے خاص معاملات کی خبر لوگوں میں عام ہو جائے...؟

یقین مانیں کہ آپ کے جسم کے محاسن اور مفاتن آپ کی ان خاص چیزوں میں سے ہیں جنہیں اللہ نے لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

دل سے آپ یہ کلمات دہرائیں کہ: میں ایک مومنہ خاتون ہوں.. مومنہ ...مجھے اپنے اسلامی تشخص پر ناز ہے' مجھے اپنے دین پر فخر ہے' دنیا کو میری تقلید کرنی چاہئے اور میں کسی کی تقلید نہیں کرنے والی۔

وہ لباس حقیر اور معمولی ہے جس میں عریانیت ہو...وہ اس لائق نہیں کہ میں اسے زیب تن کروں' یہ معمولی عورتوں کا لباس ہے' بیش قیمت خواتین اس طرح کا لباس نہیں پہن سکتیں... میرا جسم اس سے کہیں زیادہ محترم ہے کہ اس پر اس قسم کا عریاں اور اخلاق باختہ لباس پہنا جائے' یہ تو کپڑے کا محض ایک ٹکڑا ہے' اسے میں اپنے مال سے خرید کر اپنی شقاوت کا سبب نہیں بنا سکتی' مجھ پر کپڑے کا یہ معمولی سا ٹکڑا غالب نہیں آسکتا؟ مجھے گناہوں کی قطعی حاجت نہیں' میں اس کپڑے کے بنا بھی خوبصورت' دلکش اور حسینہ رہ سکتی ہوں' اگر میرے رب نے مجھے خوبصورت نہ بنایا ہو تو جہنمیوں کا یہ لباس مجھے ہر گز خوبصورت نہیں بنا سکتا[1]۔

آج سے اطاعت الٰہی کے آثار میرے لباسوں پر بلکہ میری پوری زندگی میں نمایاں رہے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((حیا اور ایمان کا رشتہ لازم اور ملزوم کی طرح ہے' اگر ایک ختم ہوا تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے))۔

صحیح علی شرط الشیخین

---

[1] دیکھیں: حدیث: (صنفان من أھل النار لم أرھما) کی شرح جو کہ گزر چکی ہے۔

عملی اقدامات:

- کیا آپ کے پاس ایسے عریاں ملابس ہیں جنہیں آپ بدلنا چاہتی ہوں...؟
- خوشی کے مواقع پر دعوت دینے کے اسالیب۔
- عریانیت سے نجات پانے کے ۳۱ طریقے۔

کیا آپ کے پاس ایسے عریاں ملابس ہیں

جنہیں آپ بدلنا چاہتی ہوں.........؟

آپ کے پاس کچھ ایسے عریاں لباس ہوں گے جنہیں معمولی تبدیلی کے ساتھ باحجاب بنایا جاسکتا ہے کیوں کہ ممکن ہے کہ آپ نے ان کپڑوں پر بہت سے پیسے خرچ کئے ہوں اور ان سے مستفید ہونا چاہتی ہوں' اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجۡعَل لَّهُۥ مَخۡرَجٗا ۝٢ وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُۚ﴾ [سورۃ الطلاق:2-3].

ترجمہ: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔

آپ فکر نہ کریں اے پاک دل خاتون! بات بڑی آسان ہے' بہت سے ڈریسز تبدیل بھی کئے جا سکتے ہیں' مثال کے طور پر:

أ- ایسا گاؤن (Gown) جس کا بالائی حصہ بے پردہ ہو: سینہ کھلا ہو' یا پشت منکشف ہو یا کندھے عریاں ہوں' اس طرح کے لباس کو درست کرنے کے مختلف طریقے ہیں:

١- ان عریاں مکانات پر دوپٹا جیسا خوبصورت اور باپردہ کپڑا اٹانک کر اسے درست کیا جاسکتا ہے' آپ اس دوپٹا کو کھلی ہوئی جگہ پر مناسب مقدار میں سل سکتی ہیں جس سے لباس کی عریانیت جاتی رہے گی' ہاں' پہنتے وقت اسے خوب اچھے سے جوڑ لیں تاکہ اپنی جگہ سے نہ ہلے اور نہ گرے۔

٢- جس کپڑے اور جس رنگ سے آپ کا گاؤن تیار کیا گیا ہو' اسی رنگ کے اسی کپڑے سے آستین تیار کرلیں تاکہ کندھے ڈھک جائیں' بسا اوقات گاؤن ضرورت سے زیادہ لمبا ہوتا ہے' یا پیچھے کی طرف اس کا دامن بڑھا رہتا ہے' ان زائد حصوں کو کام میں لاکر بھی آپ

آستین بناسکتی ہیں' یا گاؤن کے ساتھ جو دوپٹہ ہوتا ہے' اگر جسم کے دوسرے اعضاء کے لئے اس کی ضرورت نہ ہو تو اسے بھی آستین میں استعمال کرسکتی ہیں۔

۳- جدید فنی انداز میں کوئی بلاؤز ڈیزائن کریں جسے گاؤن کے اوپر یا نیچے پہنیں' بشرطیکہ اس کا کپڑا گاؤن کے کپڑے سے میل کھارہا ہو' اس سے خوبصورتی میں چار چاند لگ جائیں گے۔

ب- اگر آپ کا گاؤن نیچے سے گھٹنے تک یا اس سے بھی اوپر تک کھلا ہوا ہو' خواہ آگے کی طرف سے ہو یا پیچھے کی طرف سے یا دونوں جانب سے:

تو اس گاؤن کو تبدیل کرنے کا طریقہ بہت آسان ہے' اس کے لئے ایک داخلی پینٹی کوٹ تیار کریں جو کمر سے لگی ہوئی ہو' اس کا کپڑا ہلکا ہو اور اس کے اندر بھی ایک استر ہو' یا پینٹی کوٹ کو جورجیٹ یا شیفون جیسے باریک کپڑوں کی مختلف پرتوں سے تیار کرلیں یا دبیز ریشم کی کسی اور قسم سے ہی بنالیں۔ کپڑوں کی دنیا بہت وسیع ہے' جو آپ کے گاؤن کے لئے مناسب اور آپ کی محفل کے لئے موزوں معلوم ہو' اسے اختیار کرلیں' اب جب اس گاؤن میں آپ چلیں گی تو آپ کی پنڈلیاں اور رانیں ظاہر نہ ہوسکیں گی' بلکہ ایک خوبصورت لباس نظر آئے گا جس سے آپ کی خوبصورتی دوبالا ہوگی اور آپ کا جذبہ احترام بھی فزوں تر ہو جائے گا۔

ت- اگر آپ کے گاؤن سے پیٹ اور پیٹھ کا حصہ ظاہر ہوتا ہو تو آپ کسی مناسب سے خوبصورت کپڑے کا ایک استر تیار کرکے اس عیب کو حسن میں تبدیل کرسکتی ہیں۔

ث- اگر آپ کا ڈریس چھوٹا ہو' تو اس کی عام شکل وشباہت سے میل کھانے والی کسی مناسب ڈیزائننگ کے ذریعہ آپ اس کی لمبائی بڑھا سکتی ہیں' درزیوں کے اندر ان چیزوں کو تبدیل کرنے کا خوب ہنر ہوتا ہے... میں نے اس کے کچھ ایسے نمونے بھی دیکھے ہیں جن سے واقعی میں مبہوت رہ گئی..! آپ کسی خاتون درزی یا ڈیزائنر کے پاس اپنا گاؤن لے کر تو

جائیں، وہ خود بتائیں گی کہ اس میں کس طرح کی تبدیلی لائی جاسکتی ہے اور پھر وہ آپ کے سامنے سارے ڈیزائنس کھول کر رکھ دیں گی۔

میری پیاری بہن: اگر اگر آپ کا گاؤن ایسا ہے جس میں کوئی تبدیلی لائی ہی نہیں جاسکتی تو آپ اسے اللہ کے لئے ترک کردیں اور اس دنیا میں اسے اپنے تن سے اتار پھیکیں، قبل اس کے کہ وہ آپ کو قیامت کے دن جہنم میں ڈال دے' پیارے نبی ﷺ کی یہ حدیث یاد رکھیں کہ: ((دو قسم کے جہنمی ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا....))[1] ۔

یہ تدابیر اس خاتون کے لئے ذکر کی گئی ہیں جنہوں نے بہت سے عریاں لباس خرید کر خود کو پریشانی میں ڈال رکھا ہو، لیکن اگر آپ نے ایسا کوئی لباس نہیں خریدا تو آپ کے پاس دو اختیارات ہیں:

۱-اپنے کپڑے خوبصورت ڈیزائن میں ضرور سلوائیں بشرطیکہ شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو۔

۲-اگر آپ کوئی گاؤن خریدنا چاہیں اور آپ کو کوئی باپردہ گاؤن نہ مل سکے' تو خوب اچھے سے دیکھ لیں کہ جو گاؤن آپ خریدنا چاہ رہی ہیں اسے درست کرکے باپردہ بنایا جاسکتا ہے یا نہیں...؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ گاؤن ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں درست نہیں کیا جاسکتا' کیوں کہ یا تو ان سے میل کھانے والے کپڑے دستیاب نہیں ہوتے یا ان کا ڈیزائن کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ اس میں مطلوبہ اصلاحات کا امکان ہی نہیں رہتا۔

اس طرح کے گاؤن سے اجتناب کریں اللہ تعالی اس کے بدلے آپ کو اس سے بہتر نعمت عطا کرے گا... اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (جو شخص اللہ کے لئے کوئی چیز ترک کرے

---

[1] حدیث گزر چکی ہے

گا' اللہ اس کو اس سے بہتر نعمت عطا فرمائے گا)۔ اس حدیث کو امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

حسن وجمال کو اخلاقی بلندی کی حاجت پڑ سکتی ہے'
لیکن اخلاقی بلندی کو کبھی حسن وجمال کا احتیاج نہیں ہوتا۔

خوشی کی محفلوں میں دعوتِ شرکت دینے کے بہترین طریقے

میزبانی کرنے والی خاتون اگر مہمان خواتین سے سرزد ہونے والی برائی کی نکیر نہیں کرتی ہیں تو ہوسکتا ہے کہ ان سب کا گناہ اسے اپنے کندھے پر اٹھانا پڑے، کیوں یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ برائی ہو کر رہے گی؛ انہوں نے اس کی پیشگی تنبیہ نہیں کی بلکہ انہیں اس کی پوری آزادی دی، مہمان خواتین کے تعداد جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر میزبان کا گناہ بھی بڑھے گا، برائی کی نکیر اس خاتون کے حق میں زیادہ ضروری ہو جاتی ہے جسے یہ معلوم ہو کہ اس کی شناسائیوں اور قرابت داروں میں کچھ خواتین بے پردہ اور برہنہ لباس بھی زیب تن کر رکھی ہیں، ایسی خاتون پر یہ واجب ہوتا ہے کہ اپنی دینی ذمہ داری سے عہدہ بر آہونے اور قرابت داروں اور شناسائیوں کے تئیں حقِّ خیر خواہی کو ادا کرنے کے لئے اسباب و وسائل اختیار کرے اور واقع ہونے سے پہلے ہی برائی کے سارے راستے مسدود کر دے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾﴾ [سورة الشعراء:214]. ترجمہ: اپنے قریبی رشتہ داروں کوڈاریئے۔

دعوت نامہ کے ذریعہ منکر کی نکیر کرنا آسان اور سہل کام ہے۔

ذیل میں نمونے کے طور پر کچھ ایسی عبارتیں ذکر کی جارہی ہیں جنہیں دعوت نامے یا اس سے ملحق کسی کارڈ پر خوبصورت انداز اور دلکش ڈیزائننگ کے ساتھ لکھا جاسکتا ہے:

پہلا نمونہ: میری پیاری بہن! عورت کی خوبصورتی اس کی حیامیں ہے جس کا پتہ اس کے کپڑے سے چلتا ہے... باپردہ لباس میں آپ کا خوش آمدید ہے' ان کپڑوں میں آپ کی موجودگی ہمارے لئے باعث مسرت وشادمانی ہوگی۔

دوسرا نمونہ: معذرت! امید ہے کہ آپ کے لئے یہ اعلان حرج کا باعث نہیں ہوگا کہ جن خواتین نے عریاں ملابس پہن رکھے ہوں ' اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی خاطر

انہیں برقعہ اتارنے کی اجازت نہیں ہوگی' آپ کے حسنِ تفاہم اور دینی اوامر کے التزام پر ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔

تیسرا نمونہ: ہم نے اپنی بزم کے لئے آپ کو بہ طور ستارہ مدعو کیا ہے... تاکہ آپ ایسے باپردہ ملابس میں تشریف لائیں جن سے رب بھی خوش ہوں گے اور ہمارے اور آپ کے دلوں کو بھی یک گونہ مسرت حاصل ہوگی' آپ کی تشریف آوری کے حسن سے ہماری شام روشن ہوجائے گی۔

چوتھا نمونہ: میری عزیزہ! آپ کا باپردہ لباس دیکھ کر ہمیں آپ پر بڑا فخر محسوس ہوتا ہے' ہم آپ کا خیر مقدم کرتے اور آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

پانچواں نمونہ: ہماری یہ کوشش ہے کہ ہماری خوشیاں آپ کے لئے روز قیامت باعث حزن وملال نہ بن جائیں' اسی لئے ہم نے عریاں لباس کو ممنوع قرار دیا ہے' تاکہ ہم بھلے کام میں آپ کے معاون ثابت ہوسکیں اور آپ کی دنیاوی واخروی سعادت کے لئے ایک سبب بن سکیں' خوش آمدید!

چھٹا نمونہ: میری بہن! اپنے باحجاب اور قابل احترام لباس سے ہماری بزم میں آپ جو نور بکھیر رہی ہیں' اس سے ہماری مسرت وشادمانی فزوں سے فزوں تر ہورہی ہے۔

ساتواں نمونہ : اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((حیا ایمان کا ایک حصہ ہے))۔ عریاں لباس سے حیا مخدوش ہوتی اور ہمیں اذیت پہنچتی ہے... ہماری پیاری بہن! باپردہ لباس پہن کر ہماری محفل میں شرکت کریں' خوش آمدید۔

یہ سات قسم کے مختلف نمونے آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں' ان میں جو آپ کے لئے مناسب ہو اسے اختیار کرلیں' نیز اپنے دعوت نامے کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے آپ خود بھی نئی نئی عبارتیں تخلیق کرسکتی ہیں۔

مؤثر انداز میں دعوت نامے کے ذریعہ برائیوں کی نکیر کرنے کے لئے درج ذیل طریقے اپنائے جائیں:

پہلا طریقہ: شادی ہال کے گیٹ پر اندر سے یا باہر سے یا اگر مناسب ہو تو دونوں طرف سے ایک بڑا سا بینر لگائیں جس پر بڑے حروف میں واضح طر پر لکھا ہو کہ: (برہنہ لباس پہننے والیوں کے لئے برقعہ اتارنا منع ہے)۔

دوسرا طریقہ: شادی ہال کے مین گیٹ پر کچھ خواتین رضاکاراؤں کو بٹھایا جائے جو مہمانوں کو کیمرے والے موبائل اندر لے جانے سے روک سکیں...

ان رضاکاراؤں کا مشن ہو گا شادی کی محفلوں میں ایک نئی سنت کو زندہ کرنا جس کا سہرا آپ کے سر جائے گا' کیوں کہ اسے آپ رواج دے رہی ہوں گی' اور آپ اس پر اجر وثواب سے بہرہ مند ہوں گی' یہ کون سی سنت ہے؟ برہنہ لباسوں میں ملبوس خواتین کو اپنے برقعہ اتارنے سے روکنے کی سنت' ساتھ ہی انہیں اس بات پر متنبہ کرنا کہ دعوت نامے کے ذریعہ انہیں پہلے ہی خبر دے دی گئی تھی کہ اس محفل میں عریاں لباس پہن کر آنا منع ہے...

میری عزیزہ! اس مشن کے لئے کچھ ایسی خواتین کا انتخاب کریں جن کی شخصیتیں امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کے لئے مناسب ہوں' اطاعت الہی کی نیت سے ان کا کچھ مادی تعاون بھی کریں اور اس پر اللہ سے اجر کی امید رکھیں' اس طرح آپ دیگر اہم کاموں کی نگرانی کرنے کے لئے فارغ رہیں گی اور بہتر انداز میں محفل کی نگہداشت کر سکیں گی۔

تیسرا طریقہ: نکلنے کے راستے (اگزٹ پوائنٹ) پر خواب سجا سنوار کر ایک ٹیبل لگائیں' اس پر لکھ چھوڑیں کہ: اپنا ہدیہ یہاں سے حاصل کریں۔ اس ٹیبل پر کچھ کتابچوں اور مفید کیسٹوں کو ترتیب سے رکھیں' اور درمیان میں کچھ خشک پھولیں بکھیر دیں۔

چوتھا طریقہ: تین ایسے مہمانوں کو منتخب کریں جنہیں عمدہ ترین باپردہ لباس کے اعزاز میں تمام لوگوں کے سامنے خوبصورت تحائف سے عزت بخشیں۔

پانچواں طریقہ: ایک ایسے مہمان کو چنیں جن کا انداز بیان دلکش اور اسلوب گفتگو اثر انگیز ہو اورانہیں دس منٹ کے لئے حجاب کی ترغیب اور بے پردگی سے دوری کے موضوع پر خطاب کرنے کے لئے مدعو کریں۔

آخری بات یہ کہ: میری آرزو ہے کہ آپ کی محفل تمام تر معیاروں کے ساتھ کامیابی سے سرفراز ہو۔ میری پیاری بہن! اللہ آپ کو اپنی توفیق سے نوازے۔

فتنہ عریانیت سے نجات حاصل کرنے کے 31 طریقے:

اس سلسلے میں بہت ساری ایسی تدبیریں ہیں جو فتنہ عریانیت سے نجات پانے کی راہ میں آپ کا ہی نہیں بلکہ پورے معاشرے کا معاون ومددگار ثابت ہو سکتی ہیں:

- ❖ نیک اعمال کی کثرت سے آپ اپنے ایمان کے معیار کو بلند کریں، چونکہ اعمال صالحہ ایسا پانی ہے جو آپ کے دل میں شرم وحیا کے پودا کو سیراب کرتا ہے، جس کے طفیل یہ پودا نمو پاتی ہے اور تناور ہو جاتا ہے پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑے درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جب آپ اللہ کے ناپسندیدہ لباس کی خوبصورتی سے خود کو سنوارنے کی کوشش کریں گی تو اس وقت آپ کو اس کی خوبصورتی کی فکر نہیں ہوگی بلکہ ان برائیوں کی فکر دامن گیر ہوگی جنہیں وہ آپ کے لیے کھول رہا ہوگا۔
- ❖ آپ اپنے اور تمام مسلم عورتوں کے لیے ثابت قدمی اور لباس جیسے فتنہ سے حفاظت کی دعا کریں، رب سے ہدایت کی طلب نہ کرنا خود آپ کی ذات کے حق میں ایک غلطی ہے،(اے دلوں کو پھیرنے والے تو میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا کر)(اے اللہ میں ظاہری وباطنی تمام گمراہ فتنوں سے تیری پناہ چاہتی ہوں)(اے اللہ مجھے نہ تو فتنہ میں ڈالنے والی اور نہ فتنے کی شکار ہونے والی بنا، اے حفاظت کرنے والے تو میری حفاظت فرما)۔
- ❖ آپ یہ شعور پیدا کریں کہ آپ ایک عظیم الشان دین کے پیروکار ہیں جو کہ آپ کے برتھ سرٹیفیکیٹ پر بھی درج ہے۔
- ❖ دینی کیسیٹ سننے کا اہتمام کیا کریں اور ایسی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا کریں جو اخروی اعمال کے لیے آمادہ کرے اور گناہوں سے آپ کو دور رکھے۔
- ❖ بازاروں میں عریاں لباس کا رواج اس بات کے لئے وجہ جواز نہیں کہ اس کو خریدا جائے ، صرف اس وجہ سے اپنی پسند کے خلاف کوئی لباس پہننا کہ بازار میں وہی موجود ہے' ایک طرح

کی غلطی ہے،سب بڑی شکست اصول و مبادیٔ کی شکست ہے۔ جس نے اللہ کی خاطر کسی چیز کو ترک کر دیا اللہ اسے اس سے بہتر بدلہ سے نوازے گا۔

- ❖ دینی تعلیمات پر ثابت قدم رہیں اور ان پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں،(کیونکہ دین اور اسلامی مبادیات پر آپ کی ثابت قدمی، آپ کے ایمان اور رب پر مکمل بھروسے کی دلیل ہے' یہ ثابت قدمی آپ کی ذات کی مضبوطی اور ہمت کی بلندی کی بھی علامت ہے، حق پر ڈٹے رہنے سے ہی حق سرخرو ہوتا اور باطل کو ناکامی ہوتی ہے، ثبات یہ ہے کہ زندگی کی آخری سانس تک آپ عقیدے سے محبت کریں اور اس راہ میں آنے والے تمام مصائب پر صبر و تحمل سے کام لیتے رہیں، یہ ثابت قدمی آپ کو باطل سے مقابلہ آرائی کی قوت عطا کرتی ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء بھی ہے۔)
- ❖ نیک سیرت اور شریعت کی پاسداری کرنے والی خواتین کی صحبت اختیار کریں اور برہنہ لباس زیب تن کرنے والی عورتوں سے دور رہیں' اس لیے کہ سہیلیوں کے درمیان باپردہ لباس کی یکسانیت سے آپ کو ثابت قدمی کی راہ میں تعاون ملے گا اور عریاں لباسوں میں ملبوس خواتین کے درمیان آپ کو اجنبیت کا احساس بھی کم ہو گا...اس سے حجاب کے اہتمام میں آپ کو بڑا حوصلہ بھی ملے گا۔
- ❖ آپ اپنی شخصیت اور ارادے کو اس قدر مستحکم کرلیں کہ کوئی دوسرا فرد آپ کو ایسے لباس پہننے پر مجبور نہ کرسکے جس سے آپ کا رب راضی نہ ہو اور نہ ہی وہ آپ کی بلند شخصیت کے شایان شان ہو، شیطان شکل انسانوں کی معیت میں نہ رہیں کہ گناہ کے کاموں میں بھی ان کی اتباع کرنے لگ جائیں اور آپ کی ذات بھی ان میں گم ہو کر رہ جائے۔ کہاں ہے آپ کی بلند شخصیت اور کہاں ہیں آپ کے وہ خاص نظریات جن پر آپ کو ناز تھا؟؟؟۔ آپ کی شخصیت اور آپ کا نظریہ یہاں بھی ظاہر رہنا چاہیے۔

❖ آپ کی نگاہیں اس سے کہیں زیادہ قابل احترام ہیں کہ آپ ان سے ایسے فحش ٹیوی چینلس دیکھیں جو دل سے شرم وحیاء کو ختم کر دیتی ہیں۔

❖ عورتوں اور مردوں کے سامنے، عورت کے لباس وپوشاک کے اصول وضوابط کے تعلق سے بڑے بڑے علماء کے فتاوے اخذ کریں۔

❖ یہ یاد رکھیں کہ بالآخر زندگی کے آخری پل میں آپ کو ایسا لباس زیب تن کرنا ہی پڑے گا جو آپ کے پورے جسم کے لیے مکمل ساتر ہو، نہ ہی اس میں کسی طرح کا نقش ونگار ہو گا اور نہ ہی چاک اور گریبان، نہ ہی وہ چھوٹا ہو گا اور نہ ہی عریاں... اس سے مراد وہ کفن ہے جس میں ملبوس ہو کر آپ کو قبر میں مدفون ہونا ہے۔

❖ آپ اپنے آپ میں اور اہل خانہ کے درمیان آئیڈیل اور نمونہ بن کر رہیں، تاکہ دوسرا کوئی آپ کی اقتداء کر سکے، آپ کو اسلامی تعلیمات کے لئے فیشن کو تابع بنانا چاہئے نہ کہ فیشن آپ کو اپنی تعلیمات کی تابع بنائے۔

❖ جب آپ کی کوئی خیر خواہ رشتہ دار آپ کو برہنہ عورتوں کا لباس ترک کرنے کی نصیحت کرتی ہیں تو بسا اوقات آپ اس سے یہ کہتی ہوں گی کہ: تم رب سے میرے لیے ہدایت کی دعا کرو۔ بہت خوب... لیکن کیا آپ نے ہدایت کے اسباب اختیار کئے اور اس راہ میں کوئی کوشش کی تاکہ آپ اللہ کو نیت کی تبدیلی کے لیے اپنی صداقت کا ثبوت دے سکیں جس کی بنیاد پر اللہ آپ کو خیر کی توفیق سے نوازے اور نیکو کار مرد عورت آپ کے حق میں دعا کر سکیں۔ لیکن ہدیت یافتگی کے لئے آپ ان کے ساتھ تعاون کا معاملہ کریں' اللہ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡۗ﴾ [سورة الرعد: 11].

(ترجمہ): کسی قوم کی حالت اللہ تعالی نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔

ابن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بندہ اپنے نفس کی پلیدی کو بدل لیتا ہے تو طاعت الہی کی طرف اسکی توجہ مبذول ہو جاتی ہے، اللہ بھی اس کی بد بختی والی زندگی کو بدل کر خیر ورحمت اور فرحت ومسرت والی زندگی عطا کر دیتا ہے)[1]

بہتر تبدیلی کے لئے اپنے آپ کی مدد کیجئے، اگر آپ ایسا نہیں کر سکتی تو کسی اور کے ہاتھوں اپنی تبدیلی کے منتظر نہ رہیں.... اے میری بہن! آپ جلدی کریں، یقینا آپ کا نفس بہتر تبدیلی کا مستحق ہے، تا کہ آپ رب کی خوشنودی، فلاح وکامیابی اور جنت کی نعمتوں سے محظوظ ہو سکیں۔

- ❖ آپ مسجد کے امام سے یہ گزارش کریں کہ وہ عورت کے لباس کے موضوع پر گفتگو کریں اور مرد حضرات کو یہ نصیحت کریں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سامنے رکھ کر عریانیت جیسے فتنہ سے اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کی حفاظت کریں۔۔۔امام صاحب کے ساتھ آپ کا یہ رابطہ ان کی کسی محرم عورت یا آپ کے کسی محرم مرد کے واسطے سے ہو۔
- ❖ والدین، بھائی، رشتہ دار، دوست واحباب اور معاشرے کی جانب سے امر بالمعروف والنھي عن المنکر کی ادائگی۔ اگر ہر وہ لڑکی جو برہنہ لباس پہنے اور جہاں بھی جائے اسے تین عورتیں ایسی ملیں جو اسے بے پردگی سے باز آنے کی نصیحت کریں تو اس سے وہ ضرور برہنہ لباس زیب تن کرنے سے گریز کرنے لگے گی۔ اگر رب کی خشیت اور اس سے شرم وحیا نہ بھی ہو تو لوگوں کے چرچے اور ان کی ملامت کا خوف تو ضرور ہو گا۔ جب انکار کی صورت ختم ہو جائے گی تو لڑکی اپنی غلطی پر قائم رہے گی۔ اور پھر عریانیت کے نفسیاتی راکاٹیں ختم ہونے کے تھوڑے وقت کے بعد ہی بہت سی عورتیں اس کا پیروکار ہو جائیں گی۔ معاملہ اور مزید سنگین ہو جائے گا۔

اگر ہم خاندان کی پہلی برہنہ عورت کو ہی اس سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں تو معاملہ آغاز میں ہی ختم ہو جائے گا۔

---

[1] (تفسیر ابن سعدی: ۳٦۹

کیا ہی شاندار نصیحت ہے وہ جس میں مسکراہٹ کی آمیزش ہو۔ کہا جاتا ہے کہ: (مسکراہٹ ایک ایسی پیاری زبان ہے جس میں حروف نہیں ہوتے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم بھلائی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو' اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو قریب ہے کہ اللہ تمہارے اوپر اپنی جانب سے کوئی عذاب وعقاب مسلط کر دے گا، پھر تم اللہ سے دعا ومناجات کروگے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا)[1]

- ❖ پردہ کے تعلق سے لڑکیوں کی تربیت بچپن سے ہی ہونا چاہئے، ساتھ ہی انہیں اس بات کی بھی تربیت دی جانی چاہئے ہے کہ وہ اپنے محارم کے سامنے باپردہ لباسوں میں ملبوس رہ کر حیاداری کا مظاہرہ کریں، اوراس تعلق سے خاندان کے تمام افراد تعاون کریں۔
- ❖ نصاب تعلیم میں اخلاقی مواد کا اضافہ کیا جائے، چونکہ مدارس وجامعات (فارویڈ اور نیوٹن وغیرہ) کے نظریات کی تعلیم تو ضرور دیتی ہیں پر وہاں اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا کوئی مادہ نہیں ہوتا، جن اخلاق میں حیا بھی شامل ہے۔
- ❖ ایسے تقاریر کی کثرت ہونی چاہیے جن سے ایمانی معیار بلند ہوتا ہو، مثلا ایسی تقاریر جن میں حیاء وتقوی جیسے دلی اعمال پر بحث کی جائے، جن کے اثرات انسانی اعضاء پر بھی ظاہر ہوتے ہوں۔
- ❖ ایسے مسابقوں کا اہتمام کیا جانا چاہیے جن کا تعلق حضرات وخواتین کے سامنے، عورت کے لباس وپوشاک کے اُصول وضوابط سے ہو، اور ان مسابقوں میں اہل خانہ، رشتہ دار، پڑوسی اور دوست واحباب کے ساتھ ساتھ کلاس ساتھی بھی شامل ہوں۔
- ❖ مسلم خاتون کے لباس کے اصول سے تعلق رکھنے والے کیسیٹ اور کتاب ہر اس لڑکی کو ہدیہ کرنا چاہیے جو بہ کثرت عریاں لباس زیب تن کرتی ہیں، تاہم نصیحت سے قبل اور اس کے بعد

---

[1] اسے امام البانی نے مشکاۃ المصابیح میں حسن قرار دیا ہے۔

بھی اس کے ساتھ حسن سلوک روا رکھا جائے تاکہ وہ حق قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو سکے، کہا جاتا ہے: (حسن سلوک زبان کو گنگا کر دیتا ہے)۔

- ❖ اہل خانہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مناسب لباس کے انتخاب میں لڑکی کی مدد کریں، اگرچہ اس لباس کی قیمت تھوڑی زیادہ ہی کیوں نہ ہو یا انہیں اس کی خریداری میں کچھ زیادہ وقت اور کوشش ہی کیوں نہ صرف کرنی پڑے، باذن اللہ وہ ان دونوں کاموں پر اجر کے مستحق ہوں گے کیوں اس کی نیت یہ ہے کہ پردہ پوشی کا اہتمام کرے، نہ کہ جلد بازی میں وہ برہنہ لباس ہی خرید لے کہ بازار میں وہ کم قیمت پر بھی دستیاب ہے۔
- ❖ تجارت کرنے والی خواتین اور تاجرات اور ڈیزائنروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ باحجاب اور لائق تحسین لباس کی ایسی ڈیزائنگ کریں جو عورتوں کو بھا سکے ' ان ملابس کو اچھے کپڑوں سے تیار کیا جائے یا پھر مشہور ڈیزائنروں کے ہاتھوں اس کی ڈیزائننگ کی جائے۔

پھر اسے نسوانی ملابس کی دکانوں میں فروخت کیا جائے یا اس کے لیے خاص دکان کھولی جائے، ان شاء اللہ اس طرح کی مارکیٹنگ کامیاب ہو گی اس لیے کہ اللہ نے متقی اور رضاء الٰہی کے طلب گار بندوں کی روزی اور وسعت رزق کی ضمانت لی ہے۔ اللہ فرماتا ہے: ﴿وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجۡعَل لَّهُۥ مَخۡرَجٗا ۝٢ وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُۚ﴾ [سورة الطلاق:2-3].

ترجمہ: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔

اس کے بعد عورتیں اس طرح کے لباس اختیار کرنے میں سبقت کریں گی، خاص طور پر جب کپڑے شاندار ہوں، باپردہ رہنے والی اور پردہ کو پسند کرنے والی خواتین کی تعداد برہنہ رہنے والی عریاں خواتین سے زیادہ ہے ' حجاب پسند کرنے والی عورتوں کو برہنہ ملابس کے متبادل کی ضرورت ہے، تاکہ ہم خیر کے معاملے میں اور اس پر ثابت قدم رہنے میں ان کی مدد کر سکیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت ساری

عورتیں اس طرح کے پروجیکٹ کے مشتاق اور شوق سے اس کے منتظر ہیں، ایسی عورتیں فائدے میں ہوتی ہیں جو تجارت کے ذریعے اپنے دین کی خدمت کے لیے کوشاں ہوتی ہیں اور بالآخر مسلم حضرات وخواتین کی دعائوں سے محظوظ ہوتی ہیں۔اللہ فرماتا ہے : ﴿أُوْلَـٰٓئِكَ يُسَـٰرِعُونَ فِي ٱلۡخَيۡرَٰتِ وَهُمۡ لَهَا سَـٰبِقُونَ ٦١﴾ [سورة المؤمنون: 61].

ترجمہ: یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔

ایسی عورت مبارکبادی کی مستحق ہے جو حجاب اور پردہ کی ہمت افزائی کرے اور عریانیت کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی اچھی سنت ایجاد کرے، اس کے لئے نبی ﷺ کی یہ بشارت ہے کہ:(جس نے اسلام میں کسی سنت حسنہ کو رواج دیا اس کے لیے اس کا اجر ہے' ساتھ ہی اس کے بعد اس پر عمل کرنے والے کا اجر بھی اسے دیا جائے گا، اس کے باوجود بھی ان کے اجروں میں کچھ بھی کمی نہیں آئے گی)[1]

- ❖ شکریہ نامہ کے ذریعے باپردہ نسوانی ملابس فروخت کرنے والے دکانداروں کی ہمت افزائی ہونی چاہیے۔
- ❖ برہنہ لباس فروخت کرنے والے دکانداروں کو ایسے خطوط 'کتابچے اور کیسٹ بہ طور ہدیہ دئے جائیں جن میں عورتوں کے لباس کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہو' ساتھ ہی کچھ بھائیوں کو انہیں فون کرکے یا مل کر ان سے پیاری اور بھلی باتیں کرکے انہیں سمجھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔
- ❖ شاہراہ، مدارس وجامعات، ایرپورٹ، ورک پلیس، باغات، بازاروں اور ہاسپٹلوں میں موجود نوٹس بورڈ سے مستفید ہونا چاہیے اور وہاں دلکش پیرائے میں کچھ ایسی عبارتیں اور احادیث لکھی جانی چاہئے جن سے حیاداری اور عزت نفس کی رغبت پیدا ہو۔

---

(1) مسلم

❖ رپورٹنگ، انٹرویو، اسکریننگ، اعلان اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر کے ذریعہ عریانیت کی نکیر کرنے اور حیاء وحجاب کی رغبت دلاکر اس کی اصلاح کرنے میں صحافی بھائی اور بہن بہت بہتر کردار ادا کرسکتے ہیں۔

❖ حیااور پردہ کے موضوعات پر مسابقوں کا اہتمام کیا جائے مثلا:

۱-حیاکے تعلق سے سب سے خوبصورت موضوع۔

۲-حیاکے تعلق سے سب سے خوبصورت قصیدہ۔

۳-حیاکی سب سے خوبصورت پہچان اور علامت۔

۴-پاورپوائنٹ یاگرافکس کے ذریعہ حیاکے تعلق سے عمدہ ترین پیش کش۔

۵-مردوزن کے روبروہونے پر عورت کے لیے شرعی لباس کے اصول وضوابط۔

۶-حدیث رسول ﷺ (دوقسم کے جہنمی ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا...) کو شرح کے ساتھ حفظ کرنا۔

۷-حیاسے متعلق پانچ احادیث مع شرح یاد کرنا۔

❖ نسوانی اجتماعات جیسے کہ کلب، فرح وسرور منانے والی جگہیں، خواتین کے کام کاج کے مقامات، مدارس ومعاہد اور لیڈیس مارکیٹ وغیرہ کے دروازے پر ایک بڑا سا بینر ہونا چاہئے جس پر یہ لکھا ہو کہ:

اہم اعلان: عریاں لباس یا پینٹ پہننے والی عورت کے لیے برقعہ اتارنا منع ہے، پھر اس نوٹ کے بعد یہ حدیث مکمل رقم کی جائے کہ: (صنفان من أھل النار لم أرھما)۔

تنبیہ: یہ بینر دروازے کے باہری حصہ میں لگایا جائے نہ کے داخلی حصہ میں، بینر بڑا ہو اور کسی نمایاں جگہ پر نصب کیا گیا ہو۔

❖ دعوت دین کا فریضہ انجام دینے والے حضرات وخواتین اس بات کا اہتمام کریں کہ وہ اپنے دعوتی بیانات میں حیا اور عریانیت کے موضوع پر خاص توجہ دیں، ساتھ ہی اس برائی کو دور کرنے کے لئے ایمان افروز عملی طریقوں پر روشنی ڈالیں، اور اس موضوع پر مختلف زاوئے سے گفتگو کریں:

أ- عورت کا عورت اور مرد کے سامنے برہنہ ہونا۔

ب- مرد کا مرد اور عورت کے سامنے برہنہ ہونا۔

مرد کا مرد وزن کے سامنے برہنہ ہونے کی مثال یہ ہے کہ ورزش اور تیراکی کے کچھ ایسے لباس ہیں جو مرد کی شرم گاہ کو بے پردہ کردیتے ہیں' اسی طرح پینٹ بھی ہے جس سے داخلی ملابس ظاہر ہوجاتے ہیں' اس کے بعد شیطان کی بہ تدریج پیش قدمیوں کے نتیجے میں دیگر شرم گاہیں بھی بے پردہ ہو جاتی ہیں۔

❖ ویب سائٹ' بلاگ' الکٹرونک پیغامات' گرافکس' پاورپوائنٹ اور آڈیو کلپس وغیرہ کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ نصح وخیر خواہی کا معاملہ کرنا چاہئے۔

❖ ایمان، حیاء، عفت، پردہ پوشی، عریانیت، عورت کے لباس اور حجاب وغیرہ پر مشتمل مہم چلایا جانا چاہئے۔

اس طرح کے مشن کو بروئے عمل لانے کے لئے دعوتی ادارے و تعلیمی مراکز، مدارس وجامعات، انٹرنیٹ ویب سائٹ، ٹیوی چینلس، اخبار ومجلات، ریڈیو حتی کہ موبائل میسیز کو بھی استعمال میں لانا چاہئے۔

❖ رشتے داروں اور دوست احباب کے مابین اور کام کی جگہوں اور پڑھائی کے مقامات پر پند ونصائح کا اہتمام کیا جانا چاہیے، اس طرح کی نصیحت میں عریانیت کو موضوع بنانا چاہئے اور اس کا ہر ممکن حل پیش کرنے پر توجہ دینا چاہئے' ساتھ ساتھ ماحول کے مطابق دیگر مضامین کو بھی

اختیار کیا جانا چاہیے، مزید برآں اس کے حل کے لیے دیگر سامعین کی رائے بھی طلب کرنی چاہئے۔

لباس کی کہانی ختم ہوئی

عریاں لباس کو الوداع' اب وہ میرے پاس نہیں رہ سکتا... میرے کلاتھ کلاسٹ سے نکل جاؤ'تم نے میری عقل کا مزاق اڑایا' میری عزت کے ساتھ کھلواڑ کی' میری حیا کو تار تار کر دی' میرے اسلامی تشخص کو تم نے بگاڑ دیا' میرے دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع فراہم کیا اور شیطان کے سامنے میرا مسخرہ بنایا۔

اے کپڑے کے پھٹے ہوئے ٹکڑو تم نے میرے ساتھ یہ کیسا سلوک کیا...؟ نہیں' غلطی تو میری ہی تھی کہ میں نے خود اپنے ساتھ کیسا رویہ اپنایا...؟ میں کیسے اس بات سے راضی رہی کہ میرا دشمن میرے ساتھ میرے گھر میں میرے کمرے کے اندر بسیرا کرتا رہے....؟!

اب میرے گھر سے نکل جاؤ اس سے قبل کہ میری موت اس حال میں آئے کہ تم میرے تن بدن پر رہو' میں تمہیں کہیں دور چھوڑ آنا چاہتی ہوں اس سے قبل کہ تم مجھے جہنم واصل کرا دو' ہاں... اب ہماری جدائی کا وقت آ چکا ہے' فریب اور دھوکہ پر مبنی یہ تعلق اب ختم ہو جانا چاہئے جس کی آڑ میں ہم گناہوں کے خار سے اپنے دامن کو بھرتے رہے' اس کے بعد میرے دل سے تیری چاہت کی آگ بھی بجھ جائے گی اور تمہاری تحقیر کے ایندھن سے ایک دوسری آگ بھڑک اٹھے گی۔

کہاں ہے میری وہ حیا جسے تم نے مجھ سے چرا لیا....؟ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا..؟

مجھے ابھی اپنی حیا کی ضرورت ہے' اپنے چہرے پر حسن سجانے اور کپڑوں کو باپردہ کرنے کے لئے مجھے حیا کا اشتیاق ہو رہا ہے' میں حیا سے اپنے اخلاق کو بلند اور نامہ اعمال کو وزنی کرنا چاہتی ہوں۔

اے میرے برہنہ ملابس! تمہیں الوداع! عزت نفس اور مکارم اخلاق سے شیطان شکست کھا چکا ہے' اور میری زندگی سے تمہاری کہانی ختم ہو چکی ہے....

میں تمام ظاہری و باطنی گمراہ کن فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں... میں اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں کہ شیطان میرے لباس اور میری حیا پر ہاتھ ڈالے... اے اللہ تو باقی رہنے والے اعمال میں مجھے رغبت بخش اور فانی ہو جانے والی چیزوں سے مجھے بے نیاز کر دے... میرے تمام گزشتہ گناہوں کو معاف فرما اور آنے والی زندگی کو گناہوں سے محفوظ رکھ... اپنے حلال رزق کے ذریعہ حرام رزق سے دور رکھ... اپنی رضا کی طلب کے لئے میری ہمت بلند کر دے... اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرما' تو سننے والا اور جاننے والا ہے' اللہ ہماری توبہ قبول کر لے' یقیناً تو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور ان پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

مصادر ومراجع:

- تفسیر القرآن العظیم، ابن کثیر، بیروت، دار المعرفة، ۱۳۸۸ھ
- التعری الشیطانی، عدنان الطرشہ، الریاض، مکتبۃ العبیکان، ط۳، ۱۴۲۵ھ
- فتح القدیر، محمد الشوکانی، بیروت، مؤسسۃ الریان، ط۱، ۱۴۰۸ھ
- مقامع الشیطان، سلیم الہلالی، الدمام، مکتبۃ ابن الجوزی، ط۱، ۱۴۰۸ھ
- من أخبار المنتکسین، صالح العصیمی، الریاض، مؤسسۃ الجریسی، ط۲، ۱۴۲۳ھ
- فی ظلال القرآن، سید قطب، بیروت، دار الشروق، ط۹، ۱۴۰۰ھ
- یابن الاربعین، علی دعجم، الریاض، دار القاسم، ط۱، ۱۴۲۵ھ

فہرستِ موضوعات:

مقدمہ-- 2

لباس کی کہانی------------------------------- 4

فطرت کی آواز------------------------------- 5

عریانیت کی تباہ کاریاں----------------------- 8

عورت کے سامنے عورت کا پردہ------------------ 12

اس میں خود آپ کی عزت و تکریم ہے---------------- 15

آپ کس چیز کی نمائش کر رہی ہیں؟--------------- 19

آپ کا لباس کس نے اتارا؟----------------------- 21

داعیان جہنم!---------------------------------- 23

خود کو لعنت کی سزاوار نہ بنائیں------------------- 27

عریانیت کی واعظہ------------------------------ 28

آپ کا خوبصورت بدن---------------------------- 29

شیطانی مکالمہ---------------------------------- 31

کھلے عام گناہ کا مظاہرہ نہ کریں---------------------- 33

برہنہ کپڑوں میں عریاں خواتین: ایک دردناک انجام------------- 35

شیطان آپ سے کیا جواب دے گا------------------- 39

آپ کو کیا حاصل ہوا...؟------------------------- 41

آیئے ہم آپ کو کچھ لباسوں کے بارے میں بتاتے ہیں------------ 44

اے چالیس سالہ خاتون------------------------------ 46

عریانیت کے اسباب------------------------------ 48

اللہ کا شکر ادا کریں------------------------------ 53

اللہ سے حیا کریں------------------------------ 57

باحیا خاتون کے لئے بشارت ہے------------------------------ 59

حیا کے بغیر زندگی کا تصور نہیں------------------------------ 60

حیا کیسے پیدا ہوتی ہے...؟------------------------------ 62

آپ کی زندگی میں اطاعت کے اثرات------------------------------ 64

عملی اقدامات------------------------------ 68

کیا آپ کے پاس کچھ ایسے عریاں ملابس ہیں جنہیں آپ بدلنا چاہتی ہوں----- 69

خوشی کی محفلوں میں دعوتِ شرکت دینے کے مناسب طریقے---------- 73

فتنہ عریانیت سے نجات پانے کے ۳۱ طریقے------------------------------ 77

لباس کی کہانی ختم ہوئی------------------------------ 87

مصادر و مراجع------------------------------ 89

فہرست موضوعات------------------------------ 90